جنگ نامۂ کابل، مولفۂ فدا حسین عرف
نبی بخش بخاری، بزبان اردو بخط نستعلیق،
بلا صحافت، اندازہ ۱۵ سطور فی صفحہ،

کتابِ قلمی،

جنگ نامه کابل ۱۳ ستمبر ۱۸۳۸ عیسوی

مطابق ۵ المحرم سنه ۱۲۵۵ هجری

از سید فدا حسین مشموله

به جنگ مذکور

S41-MS.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد جناب پروردگار عالم مین واجب ہی کہ جسنی ہژدہ ہزار
عالم کو اپنی قدرت کاملہ ایک حرف کن کی ساتھہ پیدا کیا اور انسان کو
خطاب اشرف المخلوقات عطا کیا اور اوسمین سی انبیا اور اولیا کو
برگزیدہ کرکی حالات آسمانی اور راز دوجہانی پر اگاہ کیا اور ہزاروں نعمت
اور رحمت سی بہرہ اندوز کروانا اور انواع طرحکی مصیبت اور بلا مین
بعضونکو مبتلا کیا اور بعضون کو عوض اوس مصیبت کی توفیق صبر و شکر
رفیق اوسکی کی کہ درجات عالیات اونکی فردوس اعلی مین پہنچا ئی

یہہ آوارہ عاجز ناکارہ درماندہ ناکارہ افتادہ سیّد فدا حسین
عُرف نبی بخش بخاری الحسینی بسبب علاقہ روزگار سرکار انگریزی مین
بعہدۂ جمعداری ترک سوارون مین ملازم ہوا تھا زمانہ ناہنجار کہ ہر روز
بازی تازہ بروی کار لاتا ہی اور شعبدہ نیا اوٹھاتا ہی چنانچہ صاحبان
عالیشان کو بحمایت شاہ شجاع دُرّانی بادشاہ کابل کی مہم اوس
ملک کے اور بادشاہ کرنا اوسکا مصمم ہوا اور رسالہ ہمارا مقام چھاونی
میرٹھہ سی اس مہم مین مقرر ہوا عاصی بہی چار ناچار بندگی بیچارگی مثل
مشہور ہی سب دوست و بیگانہ سی رخصت ہو کر مستعد و آمادہ سفر
ہوا وقت رخصت بڑی بہائی صاحب نی اس خاکسار کو خدای کریم کی
سپرد کی فرمایا کہ اگر حافظ حقیقی تمکو اپنی فضل مین محفوظ رکہی اور زندگی
وفا کری لازم ہی کہ احوال اوس ملک کا جو کہ بچشم خود دیکہو اوسکو لکہہ کر
واسطی دیکہنی میری کی لانا چنانچہ اس عاجز نی بموجب ارشاد حاجی حسین علیخان
جناب برادر ممدوح کی کچہہ تہوڑا سا حال اس سفر کا لکہا ہی اور وہ
احوال یہہ ہی

تاریخ سوم ۳

۳۴۸ ماہ نومبر سنہ ۱۸۳۸ عیسوی مطابق پانزدہم شعبان سنہ ۱۲۵۴ ہجری کو شاہجہان آباد سی

3

دو تین منزل فوج آگی گئی تھی کہ قضای الہی سے بیماری ہیضہ وبا کی
فوج مین کہ قریب پانچ سو آدمی لقمہ نہنگ اجل ہوئی آخرکار باقی
فوج حکم پروردگار عالم کی سے مقام فیروزپور مین پہنچی کہ لارڈ اکلنڈ
بہادر معہ رجمنٹ سولہہ [۱۶] اور ساتھہ لعل کورتی اور تین [۳] رسالہ ترک سوار
گوری اور دو [۲] رسالہ کالا اور تین [۳] رسالہ بائیس [۲۲] پلٹن اور چھہ [۶] توپخانہ
اور چار رسالہ سکندر صاحب کی مع سپہ سالار کمانڈر نچیف جرنیل فین
صاحب بہادر داخل فیروزپور ہوئی مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور اور
فرزند اوسکا کہرک سنگہ مع بیس [۲۰] ہزار فوج سے ملاقات لارڈ صاحب بہادر کو
اس پار دریا کی آیا اور بعد ملاقات اور ملاحظہ قواعد ایک ایک روپیہ
فی آدمی انعام دیا اور ساتھہ اس کہوڑی معہ ساز طلا و یک زنجیر فیل
معہ عماری مغرق طلائی لارڈ صاحب بہادر کو دیا لارڈ صاحب نی دو ضرب
توپ گنگا جمنی کام رومی نذر کین بعد اوسکی سپہ سالار کمانڈر نچیف
صاحب بہادر نی چار [۴] رجمنٹ اور دو [۲] توپخانہ فیروزپور مین چہوڑکر باقی
فوج کہ پندرہ [۱۵] پلٹن تلنگہ اور چار [۴] رجمنٹ گورہ کلاک اور رہتہ مین تیرہ [۱۳]
اور ایک رسالہ لعل کورتی رجمنٹ ستیئس [۳۷] اور چار [۴] توپخانہ دو [۲] گہوڑوکی

ایک

ایک اونٹوں کا ایک بیلوں کا دو پلٹن سپر مینا اتنی فوج انگریزی اور
پلٹن اول دوم سوم چہارم پنجم پادشاہی اور دو ہزار سوار رسالہ
اندرسن صاحب اور کرشین صاحب اور دو توپخانہ مع بادشاہ شاہ شجاع
الملک کے بہاولپور کی طرف روانہ ہوئی لارڈ صاحب بہادر معہ ایک پلٹن
تلنگہ اور ایک رسالہ ترک سوار رنگی کوہ شملہ کو تشریف لیگئی
اور بخشی وید صاحب مع شاہزادہ عالی تبار تیمور شاہ کی معہ فوج انگریزی
اور پادشاہی اور آٹھ پلٹن مہاراجہ رنجیت سنگہ کی روانہ درہ خیبر کو
ہوئی اب پہر اپنے اوپر مطلب اپنی کی

جس وقت کہ بیچ عمل بہاولپور کی پہنچی اوس دن سے سڑک راہ کی
بہت تیار اور صاف زمین ہموار دیکھی اور چور اور دغاباز بالکل اوس
ملک میں نہ دیکھا اور سامان رسد اور غلہ وغیرہ کا جیسا کہ چاہیئے حاکم کی
والی نی تیار اور موجود کر رکھا کہ تعریف اوسکی لکھنی سے زیادہ ہی
اور دو منزل آگی بہاولپور سے بیٹا نواب بہاول خان کا واسطے استقبال کی آیا
اکیسو ایک اشرفی نذر کمانڈر انچیف بہادر کی گذرانی اور کمانڈر انچیف
بہادر نی بہت سی شفقت اور مہربانی اوپر اوسکی فرمائی باعزاز تمام

ساتھ اپنی بیچ بہاولپور کی پہنچا یا بہاولپور کو دیکھا کہ شہر خوب
اور بازار مرغوب جملہ اشیا پارچہ وغیرہ میوہ تر و خشک ہر وقت
ارزان موجود اور باغات کی سرسبزی شادابی کی کچھہ تعریف
نہین ہوسکتی لیکن لشکر کی شتربانون نی ہزارون درخت میوہ دار
ازراہ بدذاتی کاٹ کر تباہ کردی وہ مقام بہاولپور زین کر کی
روانہ احمدپور کی کہ چالیس کوس بہاولپور سی ہی دیکھا کہ وہ شہر
نہایت خوش اسلوب کہ تعریف اوسکی درمیان احاطہ قلم نہین سماتی
اور اندر شہر کی ایک مسجد اور ایک کنوان پختہ بہت صاف اور اچھا
کہ بیچ ہندوستان کی ایسی جگہ کم دیکھی لایق عبادت کی جو کوئی دیکھتا ہی
دل اوسکا وہان سی جدا ہونیکو نہین چاہتا اور باہر شہر کی ایک کوٹھی
میکش صاحب کی کہ عرصہ سات برس کی بسی ہی پہر احمدپور سی کوچ
کر کی طرف روڑی کی خانپور زین ہوکر روانہ ہوئی اور درمیان راہ کی
خبر معلوم ہوئی کہ والی روڑی کا ایک میران سندہ کہ نام اوسکا میر رستم ہی
اوسنی میدان لڑائی صاف اور تیار کیا ہی اور لڑائی کرنا چاہتا ہی
کہ یکایک روڑی کی بیچ ایک جنگل کی پہنچی کہ درمیان اوسکی اسقدر کثرت

درختون

درختون کی تہی کہ ایک پہر کامل تمام فوج اور آدمی لشکر کی صاحبان
ذیشان راہ بہولکر حیران و پریشان سرگردان تہی اور راہ کسی طرف
نہین پاتی تہی کہ قدرت کاملہ الہی سی بیچ اوس جنگل لق و دق کے
ایک آدمی خضر صفات مل گیا اوسکو ساتہہ اپنی بطور رہنما کی لیکر داخل
روڑی ہوی اور اوپر کنارے دریای عظیم جس کی کہ تمام خلق اوسی دریا کو
پنج ندی کہتی ہین اور تحقیق دریاے راوی جہلم جناب اٹک اور سندہ یہ پانچ
دریا بیچ اوسکی ملی ہین متصل شہر روڑی کی تمام فوج کمپنی بہادر کے
خیمہ زن ہوئی سننی مین آیا کہ مالک اوس قلعہ کا کہ درمیان دریا کے
واقع ہی اور نام قلعہ کا بہکر ہی پہلی آنی فوج ظفر موج کی قلعہ کو خالی کرکی
مع جمعیت بارہ ۱۲ ہزار سوار کی فاصلہ دو کوس کی بیٹہا ہی کہ اوس میان مین
آدہی رات کی وقت ایک گولی بندوق چلی آواز بندوق کی سننی سی
اور دہشت شبخون کرنی میران سندہ کی سی کل فوج نصرت اثر ساتہہ
جلدی اور چالاکی کی ایکدم مین تیار ہوکر اوپر میدان لڑائی کی حاضر ہوی
اور صاحبان عالیشان دیکہنی اس سرعت اور جرأت نمرودی کی فوج سی بہت
راضی ہوی تہوڑی دیر کی بعد معلوم ہوا کہ خودبخود گولی بندوق کی ایک

سپاہی پلٹن لمبٹیر ۳۷ سنتیس حجت کیسی کہ اوپر پہریکی کہرا تہا جل گئی تمام
فوج نی سبہی اسباب کی سبی اوپر جگہ مقام اپنی اکر ہتیار لڑائی کی کہول دیے
اور آرام کیا جسوقت کہ پہر رات باقی رہی لفٹنٹ لارنس صاحب بہادر
کہ دانا ہی زمانہ اور بہادر یکمین یگانہ ہین دو سردار اور پچاس سوار لیکی
ساتہہ اپنی لیکر فوج مین میر رستم کی گئی علی الصباح میر رستم کو خواب
غفلت سی جگا کر ساتہہ مکر و فریب کی دلاسا اور تسلی بہت سی دیکر
ہمراہ اپنی درمیان فوج فتح موج کی لائی اور کمانڈرنچیف صاحب نی
وقت سحر تمام فوج کو مسلح کر کر اوپر ریت کی صف باندہ کر کہرا کر رکہا تہا
میران سندہ سی ملاقات کر کی تمام فوج دریا موج کو ملاحظہ کروا کر کچہہ باتین
آپسمین کین اور بعد ایک پہر کی اوسکو فوجمین اوسکی پہنچا دیا اور دو پہر کی
بعد صاحبان لقمان صفت نی قلعہ کی تین خالی دیکہہ کر اوپر کشتی کی چار کمپنی
اور دو ضرب توپ پار دریا کی اوتار کر داخل قلعہ کی ہوئی علم و نشان کو
اوپر برج قلعہ کی نصب کر کر پہریری کہولدی بطور مردر فتح کا بجایا
اور قلعہ کو میگزین مقرر کیا اور دس جگہہ مین پانچ مقام کئے
کہ یک بیک کاغذ اخبار سی معلوم ہوا کہ نواب چندر آباد والہ کہ برادر

حقیقی میران سندہ کا بیٹا نور محمد نام ہی فوج بلوچی کو کہ راہ دریا سی
اس طرف کو آتی ہی جہازون کو آنی نہین دیتا اور سد راہ ہوا تہا یہی
صاحب عالیشان نی یہہ تدبیر کی کہ تہوری سی فوج اوپر کنارہ دریا ئی
اندس کی چہوڑ کر ۳ رجمنٹ ترکسوارون کی ایک رجمنٹ گورا ۱۶ ہٹہ رجمنٹ
۳ رجمنٹ کالی سوار ۷ پلٹن تلنگہ چار کمپنی پینیر اور چار توپخانہ
بطور دور کی طرف حیدر آباد کی چہہ منزل راہ گئی تہی کہ پہر اخبار سی
معلوم ہوا کہ نواب حیدر آباد والہ کو بائیس ۲۲ لاکہہ روپیہ بابت باتا لی کی
دینی معاملہ اوپر راہ دینی کی ہوا آخر کار لشکر ظفر اثر پہر داخل روڑی کی
ہوا پنچی قلعہ بہکر کی دو تین مقام کئی اور پل چوبی کنارہ پر دریا اندس کی
باندہا کہ فی الحقیقت قلزم ہی اور ایسا پل افلاطون وارسطو سی
بہی نہ بندہ تہا غرض عجب کارنمایان کیا ہی کہ عقل دیکہکر حیران ہی
بعد تیار ہونی پل چوبی کی تمام فوج بحر موج بس و پیش اوتر گرا ہی
شکار پور کی ہوئی اور اسباب صاحبان عالیشان اور سرداران
باوقار اور سپاہیان دشمن شکار کا اور کل مردمان لشکر کا جو کچہہ
زیادہ تہا حکم جرنیل آدرکیسی بیچ قلعہ بہکر کی چہوڑا اور اسباب ملکا

ساتھہ فوج کی لیا طرفہ ماجرا دریا کا یہہ ہی کہ وہ ہاتی کلان قامت
واسطی لینی تہاہ کی دریا مین ڈالی معلوم نہوئی کہ کہان گئی اور کس گرداب
فنا مین غرق ہوئی اور تختہ پل کا ہبٹ گیا چہہ سوار ولایتی
مع گہوڑون کی دریا مین گری اور نکالی ہی صلانشان نملا وقت
پہنچنی شکارپور کی دیکھا کہ شہر شکارپور نہایت خوب باسلوب
آباد رعیت سب آسودہ اور مہاجن مالدار اور قوم بہت اشراف
اوسمین رہتی ہین بازار دلچسپ مکانات دلپسند اور دلکش عورتین
حسین اور آدمی وہان کی زبان ہندوستانی بولتی ہین وہ مقام وہان کی
اور ارادہ دربولان اور درخچاک کا کیا کہ والی اوس ملک کا نواب
محراب خان قوم بلوچ ہی مقام شکارپور سی کوچ کرکر دو منزل آگی گئی
تہی درمیان راہ کی یہہ خبر صاحبان فوج کو معلوم ہوئی کہ درمیان
راہ کی ایک میدان کہ نام اوسکا میرمجنون ہی عرض و طول مین تینتیس
کوس ہی اور بیچ اوسکی نام و نشان پانی اور دانہ کا نہین ہی اگر تنکا
گہاس کا واسطی خلال کی تلاش کری تو کہین نہ پاوی اس سبب سی
گذر کرنا وہانسی بہت مشکل ہی اور وہانسی دو ملک اور جا زیر

اتکہو اور کی

10

ترکسوار وںکی اور دو رسالہ سکندر صاحب کی اور پانچ سو سوار

رسالہ بمبئی کی مع ایک توپ خانہ کی حکم ہوا کہ مقام خانی وغیرہ سی

لشکر سی علیحدہ طرف شمال کی کہ بہار قوم بلوچ جہکرانی و گشی کا لاہری

اور سوہی بجگہ مقام دہاڈہر میں آ ملیں اسواسطی کہ رستہ دشت

مجنون کا بہت دشوار گذار تہی یہہ فوج اودہر کو روانہ ہوئی تہی کہ لشکر

سی دو تین کوس آگی جا کی بہی ایک قلعہ کہ نام اوسکا خان گڈہ

اور کنار ہی شروع دشت کی واقع ہی اوسمین سی ایک گولی چلی

کہ صوبہ دار پلٹن دوسری کا مارا گیا مستر پوسٹین صاحب و ربرد صاحب

جو سر گروہ اس لشکر کی تہی انہوں نی خالی کروانا قلعہ کا قبضہ بلوچونسی

مناسب جان کر فوج کو بڑہایا اور چار توپ ٹہو گر سی اوتار کر انکو

پچاس گولی ماری وہان آٹہہ آدمی مارے گئی چہہ آدمی توپخانہ میں

سی کام آئی دروازہ توٹ گیا حملہ کر کی قلعہ کو خالی کر لیا

رات کو مقام ہوا صبح کو کوچ کر کی چودہ کوس منزل سخت

کاٹ کی منجوڑی ایک گانو کہ جسمین ایک گڈہی چہوٹی سی ہی

پہنچی خان محمد خان وہان کا سردار آیا اور ملا پانی بتلایا کچہہ تہوڑا اسا

پانی فوج کی ہات آیا کہ انہوننی ایک ایک پیسا پر بیا گھوڑونکو
اونٹونکو مطلق نملا صبح کو وہانسی چل کی بعد آٹھہ کوس دشت
بی اب کی تشادہ پور ایک بستی کہ جسمین ایک مکان سید بہادر شاہ کا بھی
مقام ہوا وہان پانی سب فوج اور جانورونکو ملا وہانسی کوچ کرکی
بھلچی کا مقام کہ سردار وہان کا بجار خان بلوچ حاضر ہوا اور دیبا برین
جا کی امن لیا مقام کا ہوا قصبہ بھلچی تمام خالی پڑا تھا وہانسی
دامن کوہ کی تلی تلی دس کوس کوچ کرکی لاڑی ایک بستی کہ سردار جسکا
بلوچ خان اور وہ مکان آباد ہی وہان پہنچی پانی دانہ سب ملا اور یہہ
بستی تاراج سی آباد رہی بلوچ خان اکی ملا اور راہ دار کی تیلا دی
ایک مقام وہان کرکی دوسری دن سمت دہادہر سی چلی اور رستی
بآرام گذر کی دہادہر کو پہنچی مگر راہ مین بلوچونسی لوٹ مار سی
بہت تکلیف پائی جو کوئی رہا سو رہا اور جو گذرا اسکو اب بیان
کرتا ہون کل لشکر کا اور کوچ کا طرف درہ بولان کی صاحبان عالیشان
نی یہہ تدبیر کی کہ گھاس اور پانی اوپر اونٹون اور گھوڑونکی لادکر
ایک ایک سالہ اور دو دو توپ اور چار چار کمپنی ملاکر چار کڑی

دن رہی کوچ کیا اسیطور تہوڑی تہوڑی فوج اوس میدان جہنم آسا سی
مقام وہاوہر تالک پہنچی اور جاکر بہ آرام پانی دانہ کیا پہنچی مقام کرنی کی
رستہ درہ کا تیس منزل سخت ہی اور درمیان اوسکی بہی کہاس
لکڑی اور اسباب کہانی کا بالکل پیدا نہین ہوتا اور پتہر بدرجہ کمال
بیشمار اور ہر طرف پہاڑ آسمان گردار اور بلندی اور پستی راہ کی
حد سی زیادہ سوا اسکی قوم بلوچ راہ زنی کرتی ہین آدمی کو جیتا نہین
چہوڑتی مقام وہاوہر سی بند وبست کہاس لکڑی کا اور رسد وغیرہ
جیسا کہ چاہی اوپر اونٹہونکی لادکر تہوڑی تہوڑی فوج کوچ کرکر
اندر درہ بولانکی داخل ہوئی دیکہا مینی کہ درمیان اوس راہ کی
نام بستی اور آبادی کا نہین ہی لیکن پانی بہت سا ہی اور قوم
نستی بلوچ پہاڑون پر سی گولیان بندوقونکی اولونکی مانند برساتی تہی
تمام فوج اون نابکارون سی لڑتی ہوئی داد جوانمردی دیکر درہ سی
باہر آئی الا ہزارون طرح کا اسباب شتر واسپ وفیل باربردارکی
سقط ہوئی اور رسد غلہ وغیرہ بہت اسباب لشکریون کا بسبب
مرجانی جانورونکی ہاتہ مین اون رہزنون کی آئی اور بہت آدمی

لشکر کی بسبب بند کی راہ کی بلوچون کی ہات سی ماری گئی
آخرکار بہت محنت اور مشقت اوٹھاکر بعد ایک مہینی کی سالکوٹ
مین پہنچی کہ وہ متعلق ہی مہالی قلات سی پہر وہان فوج بمبی اور
ہندوستانی کی باہم ہوی اور کماندر نچیف جرنیل ہٹن صاحب
از راہ بمبی روانہ ولایت کو ہوی اور جرنیل جان کین صاحب
کہ ہمراہ فوج بمبی کی آئی تہی کمان چیف کل فوج بمبی اور ہندوستانیکی
ہوی بعد اسکی بسبب نقصان اور کم ہونی اسباب رسد کی حکم جرنیل
ہوا کہ سپاہیونکی تئین سمجہا دو کہ اندنون نقصان سرکار کمپنی
بہاور کا بہت سا ہوا اور رسد غلہ وغیرہ کو دام مین باقی نہین
اس سبب سی حکم دیا جاتا ہی کہ سپاہی آدہ سیر اور گراس کٹ
اور آدمی لشکر کی پاؤ سیر روزمرہ کا لیا کرین گذران اپنی چند روز
اسطرح کرین عوض اس کمی کی دام آیگلی روز کی روز نرخ کی موافق
خزانہ عامرہ کمپنی بہادر کیسی ماہ بماہ دیا جایگا آخرالامر لاچار ہوکر
بعد عذر بسیار سپاہ نی قبول کیا اور وہ ا تب وانہ کہوڑو نکا ر کی
اوسجگہ سی بند ہوا سالکوٹ مکان ایک قصبہ ہی درمیان کوہ کی

کماندر چیف

لیکن ایک مکان زیارت کا اوس جگہ ہی آدہ کوس شہر سی
کہ حضرت علی اوس مکان پر تشریف لائی اور ایک برچھا واسطی
پانیکی زمین مین مارا موافق چار ہات کی مربع چوکور زمین مین گڑہا
پڑ گیا ہی اور پانی اوسمین سی جاری ہی موافق حوض کی لبریز
اور پانی اوس جگہ سی باہر نکل کر ایک نہر بہتی ہی اور تین لکڑیان
شہتوت کی کاٹ کر اکاڑی کہاڑی دلدل کی باندہی تہی تمام
لشکر نی بچشم خود دیکہا کہ چار آدمی کولی پہر کر اون درختونکی تینی کو لیوین
تو ہہی نہ اوہین اون تینون میخونکی تین درخت ہین اور جگہ نیچی اونکی
ہزار گہوڑی باندہنی کی جگہ ہی کہ ہندوستان مین ایسا درخت کہین نہین ہی
پانی حوض کا شیرین خوشگوار کہ وقت پینی کی سرد اور مزا شیر کا
دیتا ہی ایک تکیہ بنا ہوا ہی وہان ایک فقیر میرن شاہ رہتا ہی
بعد طی کرنی راہ کی ایک مہتی تک گہاٹی کی نزدیک پہنچی کہ حد قلات
کی ہی اور گہاٹا کسقدر بلند ہی کہ مرغ نظر نہین پہنچتا اور اوپر سی
اوسکی گذرنا اسباب غیرہ کا نہایت مشکل تہا لیکن دو مہینی کی
چار گہنٹی تلنگہ اور ایک پلٹن بلمبٹیر ایک پلٹن پنیر اور ایک ترب

پانچ رسالہ اور دو ضرب توپ آئی تہی واسطی ہنوانی رستہ کی
پچپن ہزار من باروت سی تہہ اوڑا کر ایک توپکا رستہ کیا تہا
سوای اسکی اوپر اوس درہ بلند کی ملبند کہاٹا اوسکا نام مشہور ہی
قزاق راہزن چور قوم بلوچ آدمی کو جان سی مارتی تہی اور تدبیر
اوتارنی توپ کی اسطرح کی کہ ایک ایک توپ کو تین تین سو سی
باندہ کر تمام صاحبان عالیشان اور گوری اور تلنگہ اور ترکسوار
تمام آدمی لشکر کی لی کہینچ کر پار کین درمیان تین دن اور رات کی
اور باوجود سیر جہنی سپاہیونکو کہ کہینچنی مین شریک تہی انعام ملی
اور اسیطرح اسباب سپاہ کا اور رسد غلہ وغیرہ اوپر کہینچا اور ہزاروں
اشتر و اسپ و بیل تہک جانیکی باعث راہ مین مرگئی پس بہزار
خرابی راہ تمام کی جو رہا سو رہا اور باقی شتربانہ روز مین پار ہوگئی
ساتہہ اس بند و بست کی اسباب لشکریون کا اکثر غارت کر
لوٹ لی گئی اور بہت آدمی بسبب نہ پیدا ہونی آب و نان کی
ہلاک ہوگئی اور نقصان بہت سا اوس درہ جہنم مین ہوا اور تین
رات دن تمام فوج بی آب و دانہ رہی کہ ایک روپیہ کی آدہ سیر پوری

میسر آئی

میسر نہ آئی اور بعد تہوڑی دیر کی وہ بہی ناپید ہوئی پانچ روپیہ سیر
نہ ملی بیچ اوس مقام دوتن صفت کی بسر کی چوتہی دن بہزار خرابی
اور رسوائی کوچ کر کی کناری پر ایک نہر کی پہنچی کہ اوسی پہاڑ مین سی
نکلی تہی دیرا کیا اور صبح کی وقت وہان سی کوچ کر کر کناری ایک
اور نہر کی فرو کش ہوئی مخبران صادق سی کماندر بخیف کو معلوم ہوا
کہ فوج نواب امیر کہندل خان والی قندہار کی باہر نکل کر پہاڑ کی پیچہی
قیام کیا ہی اور جو سر نہر طرف لشکر کی آتا ہی بند کر دیا ہی ارادہ
شبخون کا رکہتا ہی اس خبر وحشت اثر سی اس طرح انتظام فوج کا
کیا کہ توپین ہر چار طرف فوج کی لگا کر تمام بہیر کو درمیان مین رکہا
قلعہ فوج کا باندہا اور تمام رات فوج تیار اور مسلح رہی اور فتیلہ توپونکا
روشن رہا لیکن پانی نہر کا جو مردمان نواب نی بند کر دیا تہا
اس واسطی لشکر پر بہت تکلیف شدید گذری بلکہ پانی کیچر کا ملا ہوا
بدبو پیا اور اوسمین فضلہ جانورون کا بہی تہا درد شکم اور بہتا
دست جاری ہوئی اور دو دن ایک رات وہ بہی میسر نہ آیا تو آدمی
اور جانور لشکر کی قریب ہلاکت کی پہنچی اور ماہی بی آب کی مانند

تڑپہنی لگی اوسوقت ایک بہیدی کو بہت سا انعام دیکر شام کو
ایک جمعدار دو حوالہ دار دو نایک اور بیس سپاہی اور تیس سائیس
رسالہ کی واسطی کاٹنی نہر آب کی بہیجی قدرت خدا کی سی
وہ وہان پہنچی اور پانی کاٹ دیا آدہی رات کی وقت لشکر کی پاس
پانی زندگانی پہنچا تن بی جان مین جان آگئی لوگ دوڑی اور پانی پر
گر پڑی بی تحاشا جو پانی پیا ہزاروں مر گئی جب صبح ہوئی اور چہرہ
فتح کا نمودار ہوا چہٹی روز اس حال کی حاجی کاکڑ نمک حرام قدیم
حاضر آیا اور سر عاجزی آستانہ شاہ پر رکہا اسواسطی فوج نواب
کہندل خان کہ مقابلہ اور مقاتلہ اور شبخون کی آئی تہی ناامیدانہ متفرق
وشت ادبار ہوگئی سحرگاہ فوج انگریز بہادر نی معہ شاہ شجاع الملک کی
کوچ کیا چہہ منزل طی کر کی داخل قندہار ہوئی کہ وہ خالی پڑا تہا سلامی
اور تارکشی طنبور بجا کی نشان فتح کا قلعہ پر نصب کیا ایک روز پہلی
امیر کہندل خان و رحم داد خان و میردل خان تینوں بہائی قندہار کو
چہوڑ کر راہی قلعہ گرشک کی ہوئی تہی صاحبان فوج نی ایک پلٹن
اور پچاس ترکسوار اور ایک پلٹن اور ہزار سوار اندر سین صاحب کی

فوج

فوج شاہ مین سی اور دو ضرب توپ چو بینی اور چار ضرب
چھہ بینی اور سامان لڑائی کا طیار کر کی طرف قلعہ گرشک کی کہ سو کوس
قندہار سی طرف ہرات کی ہی بہیجا فوج مذکور کہ قریب قلعہ گرشک کی
پہنچی تینوں نواب قلعہ کو چہوڑ کر طرف ہرات کی روانہ ہوئی صاحبان
درست تدبیر نی ایک پلٹن بادشاہی اور ہزار سوار اندر سین صاحب کے
اور چار توپ قلعہ گرشک مین چہوڑ کر باقی چار توپ اور پچاس کسوار
اور بارہ توپ بارہ بینی اور چار اٹھارہ بینی اور چار چوبیس بینی
کہ قندہار سی آئی تہین واسطی نذر شاہ کامران کی کہ والی ہرات
اور برادرزادہ حقیقی شاہ شجاع الملک کا ہی روانہ کی اور باقی صاحب
اور فوج پہر کی قندہار مین آئی بعد ازان دو مہینی قندہار مین مقام رہا
کہ سبب بیماری دستوں کی آدمیون مین طاقت نہین رہی تہی بندوبست
رسد و غلہ کا از سر نو تجویز ہوا اور تیاری باربرداری کی بخوبی کی
درمیان قندہار کی اسقدر گرانی تہی کہ دو سیر آٹا اور دو سیر گیہون
اور برنج یہہ سب جنس کا نرخ تہا لیکن آلوچہ زرد آلو بادرنگ بدرجہ
کمال ارزان تہی آدمیون نی فوج کی بسبب ناپیدا ہونی آٹی دانہ کی

اوس میوه پر اوقات بسر کی بہر طور ون مصیبت کی کاٹے
اور بہت انسان و حیوان مرگئی بعد وس روز کی صاحبان فرنگ نی
ایک چبوتره مٹی کا موافق تخت کی تیار کر کی شاه شجاع الملک کو
اوپر اوسکی بٹہلا کر جلوس شاہی دیا اور تمام فوج بادشاہی و انگریزی کو
تیار سر کر و کہلایا اور سلامی توپ و بندوق کی بطور مبارکباد اوتاری
سر نو سکه جاری کیا اور منادی پہیری اور سامان رسد وغیره جو کچہه
کہ لشکر کو درکار رہو مسه بار برداری لاکہون روپیه خرچ کر کی قرار واقعی
تیار کیا کہ تمام رعایا اوس ملک کی آسوده اور مالدار ہوگئی و وہان پہنچی
قندہار مین مقام ہوا شہر نہایت اچہا اور آبادی بہت مگر
مرد و زن نہایت کثیف میلی کپڑی رنگ کی کورہی نقشه بد زشت
خو مردم آزار دغاباز مکر و مولوی صاحب فاضل اور عالم ایک کا
نام مولوی محمد عبد الله دوسری مولوی محمد طاہر که ہر جمعه کو مجلس
جناب سید الشہدا علیه السلام اونکی ہان ہوتی ہی اور حکیم سید
اصغر علی خانصاحب خوشنویس عربی اور نستعلیق اور حکمت مین
استاد یگانه روزگار حکمت مین مسیحا دم ہین اور صاحب کلان وہانکی

ملک صاحب

78

لیکن صاحب کہ عرصہ بارہ ۱۲ برس کی اسی بیچ اوس ملک کی فقیر ہو کر بیٹھی تھی

جب عمل کمپنی کا ہوا وہ صاحب اوس جگہہ کی بڑی صاحب ہوئی پانچ مولوی

اور چار حکیم مولوی احمد داد خان ملا اعظم خان ملا محمد سلطان خان ملا یار خان

ملا میر باز خان حکیم رشید خان کل خان اور گل محمد خان میر سید محمد وہاب

اور ایک خانقاہ احمد شاہ درانی کی بہت خوب روضہ بنا ہوا

موافق مقبرہ کی اور ایک مسجد اوسی خانقاہ مین بہت اچھی اور چار

دروازہ شہر کی ہین اور قلعہ او پر پہاڑ کی ہی کہ قوم عادنی بنایا تھا

اور نیچی قلعہ کی تمام زیارات ہین اولیا اللہ کی اور قلعہ مین چار سرنگ

بنی ہین صاحبان ذی شان نی دروازہ سرنگ کا کہلوا کر اوسکی

اندر گئی جگہہ بہت فراخ اور راہ کشادہ جرنیل صاحب برگڈیر دو کمپنی

اپنی ساتھہ لیکر اور بہت سامان روشنی کا کروا کی اون سرنگون مین

گھسی ایک مہینا بائیس ۲۲ روز تک اوسکی اندر گئی کہ وسط سرنگ مین

موافق عرض راہ کی دیکھا کہ آسیا سنگ بہت بڑی ہین اور اوسکی

کنارون پر آٹھہ آٹھہ تلوارین جڑی ہوئی ہین اور چکیان

مانند چاک کمہار کی گردش مین ہین کہ مطلق اوسکی آگی راہ

گذر نہ پاوی اور ایک پتھر پر لکھا دیکھا کہ جو کوئی ان ساتھہ چلیونسی
آگی نکل جاوی تو خزانہ بقیاس اوسکی ہات آوی بہت تدبیرین
آگی جانی کی کین اصلا نہو سکا لاچار اولٹی پہر آئی اور پہر اون سرنگونمین
کہسنی کی فرصت نہ ملی سبب جلدی کوچ لشکر کی نہوئی کہ طرف
غزنین کی روانہ ہوئی شہر غزنین کابل اور قندہار کی درمیان مین
ہی سلطان محمود غازی کا تختگاہ اور مقبرہ وہین ہی باغات
اور مکانات بہت و عجیب اور زیارتگاہ بزرگان مقبول کی
بکثرت واسطی حاجت ہندوونکی مستجاب الدعوات حاکم وہان کا
نواب غلام حیدر خان خلف الصدق نواب دوست محمد خان کا تھا
فوج ظفر موج معہ شاہ شجاع الملک قندھار سی خوش و خرم روانہ ہوئی
بعد پانچ منزل کی آبادی ملک اور بستیان باغات پیش آئی حکم ہوا
کہ تین پاؤ آٹا سپاہی کو اور آدہ سیر سائیس اور تمام لوگونکو ملی وس
کوچ وہانسی کرکی کیارہوین دن نزدیک غزنین کی پہنچی اور لڑائی
توپ و بندوق کی شروع ہوئی قلعہ کا ایک گولہ آفت سماوی
الکاریکی ترپ گی گہوڑیکی پانونمین لگا اور تمام دن سبب لڑائی کی

کیا

کسیکو فرصت ڈیرہ کرنیکی اور روٹی کہانیکی نملی تمام سپاہ بہوکی
پیاسی کمر باندہی ہوئی اور بہیر کا اونٹ ٹٹو بیل لدی ہوئی کہڑی ہی
قریب شام کی دو کوس قلعہ سی کہ جس جگہہ مورچہ بندی تہی جا کی
ڈیرہ کیا کمر کہولی اور جو کچہہ میسر آیا کہایا پہر طلایہ وغیرہ کی نوکری سی
فارغ ہوکر آرام کیا صبح دوپہر کی وقت ایک پہاڑ پر کچہہ لوک
نظر آئی معلوم ہوا کہ محمد افضل خان بیٹا دوست محمد خان کا پانچ چہہ ہزار
سوار سی مستعد ہوکر آیا ہی لشکر مین سی جرنیل رابٹ صاحب
جرنیل ساکوبیصاحب اور بارہ[12] صاحب بجالاکی تمام تیار ہوکر معہ دو پلٹن
اور چہہ[6] ضرب توپ کی اونکی مقابلہ کو نکلی ایک پہر کی عرصہ تک
طرفین سی حرب میدان جنگ گرم ہوا اور بہت آدمی دونو جانب
مارے گئی اس عرصہ مین تمام لشکر تیار ہوکر بہیر کو قلعہ لشکر مین گہیری
کہڑا تہا کہ دو گولہ قلعہ پر سی چلی اور لشکر مین پڑی ایک سپاہی
اور ایک گہوڑا اور ایک اونٹ رسالہ دوسری کا اوڑ گیا صاحبان
عالیشان نی جو گولہ وزن کیا چہبیس[26] سیر کا تہا تمام لشکر مین
ایک تہلکہ ہوا تمام بہیر کی آدمی ہراسان اور دہشت ناک ہوئی

آخر کار جوانان بہادر کی چار کمپنی گورہ بیدل اور چار ترب گورا سوار
ایک پلٹن پلمبٹیر معہ کرنیل مریصاحب میجر کلس صاحب اور کچھہ فوج
بادشاہی اور ایک ترب تین رسالہ و ویمی کی اور کپتان لارنس صاحب
اور لفٹنٹ کرستین صاحب اور جرنیل کاٹن صاحب کہ بکٹ اونکا تہا
واسطہ مقابلہ محمد افضل خانکی پہار پر چڑہی اور خوب لڑائی بندوق
تبنچہ تلوار سی ہوئی کہ ڈہائی سو آدمی سرکار انگریز کا مارا گیا وقت
شام کی بفضل الہی حریف کی بیس آدمی زندہ گرفتار آئی وہ لشکر
میدان سی پہری اون قیدیونکو شاہ کی حضور مین گذرانا اوسیوقت
بحکم شاہ قتل ہوئی پی کور و کفن لاشین اونکی پہینک دین تمام دن
اسطرف یہہ ہنگامہ تہا اور اسطرف صاحبان لقمان حکمت تدبیر
مورچہ بندی اور سرنگ لگانی قلعہ کو مصروف تہی بہت مضبوطی سی
مورچہ اور سرنگ کا بندوبست کرکی کتاب ا ر دوس مین حکم نکالا
کہ کل علی الصباح سب صاحب حاضری بیج قلعہ کی کہاوین کی اور ایک
ایک اشرفی کہ جو سر حریفونکی کاٹ لائی تہی ملا جب یہہ رات
رہی تمام فوج سوار و پیادہ تیار ہو کر آگی بڑہی قرینہ بقرینہ چہار طرف

قلعہ کی

قلعہ کی جاکر کہڑی ہوئی ایک پلٹن گورا کلاک معہ کرنیل اندری صاحب
اور ایک پلٹن معہ کرنیل ویلا صاحب اور بہت سی صاحب
لوگ جو پلٹنون مین بہرتی تہی اور دو کمپنی پینیر کی واسطی حلہ کی گئی
اور بارہ توپ اور ایک پلٹن حبشی نزدیک پہاڑ کی سر راہ
ہزار قدم کی تفاوت سی علحدہ کہڑی تہی کہ اگر قلعہ والی اسسی بہاگین
تو بہاگنی نہ پاوین اور رسالہ دوسرا انگریز سوارون کا کہ سپاہ
ہندوستانی مین مثل بہادران فرنگ مشہور ہی اور آزمودہ کار
دوسری طرف رسالہ تیسرا کہ شیر دلی اور دلاوری مین یکتا
ہین کہ ایک ایک نشان فتح کا بادشاہ انگلستان سی انکو تمغہ ملا ہی
وہ بہادری انکی تمام کلکتہ اور تمام فرنگستان مین لکہی ہی یہہ سب
سامہنی دروازہ کی گئی اور قلعہ کو چار طرف سی محاصرہ کیا راہ گریز
مسدود کی اور ایک سرنگ کہ مورچہ سی دروازہ قلعہ تک
چار ہزار قدم کی فاصلہ سی تیار کر کی مشکین بارود کی بہر کر تین
ایک مشک بارود کی دروازہ سی بہڑا کر لگائی اور مورچہ سی
دفعتاً تین ہزار گولہ دروازہ پر قلعہ کی ماری کہ طرف غرب تہی

اور سرنگ کو فتیله لگایا که یکایک سرنگ اوڑی اور دروازه قلعه کا
که ضرب سی گولونکی هل گیا تها گر پڑا اور حمله جینسی پلٹن اور گوروں کا هوا
اوسوقت قلعه مین ساڑهی تین سو غازی تهی هندوستان جنت
نشانکی اور مولوی غلام امام متوطن کویل اور مولوی علی نقی ساکن
شکارپور کی تهی اوس حمله کی آگی شمشیرهای آبدار کهینچکر مقابل هوی
هم بچشم خود اور ستار لشکر دیکهتا تها که غازیون نی اسقدر تلوارین
مارین که تین مرتبه حمله کو پهیر دیا اور باهر دروازه کی نکل کر تمام فوج کو
پس پا کیا هزار قدم کی فاصله پر توپین لگین تهین جهین مین جرنیل
کاٹن صاحب اور کمنڈر نخیف صاحب للکاری اور سپاه کو دلیری
دی بقول سعدی ایمردان بکوشید تا جامه زنان نه پوشید که اون
غازیونکو پهیر هٹایا که وه قلعه مین گئی اس زد و ضرب مین سیکڑوں آدمی
روانه ملک عدم هوی اور سیکڑون زخمی هوی پهر چار طرف سی
فوج بنگال اور بمبئی نی حمله کیا باوصف اسقدر لڑائی اور حملونکی فوج
افغانونکی که نوکر اور رفیق نواب حیدر خانکی تهی تن ندیا اور نمک
بحرام قدیم الایام پهیری لالچ زر سی دین کو دنیا کی هات بیچا

اور ایک

اور ایک مدت سے کہ اسی ونکی واسطی سرکار کمپنی کا روپیہ کہاتی
تہی موہنہ اپنا دین سے کالا کرکی اوس میدان سی بہاگی اور جتنی
کہ غازی شوران اللہ اوپر دروازہ کی تہی شہید ہوگئی اور جنت کو
تشریف لیگئی بعد شہادت اونکی فوج کمپنی غالب ہوکر اور راہ
پاکر داخل قلعہ ہوئی طنبور فتح کا بجایا. جو اسباب کہ اندر قلعہ کی تہا
قریب تین ہزار گہوڑی ترکی تازی خراسانی ایرانی اور دو ہزار
اونٹ کابلی بلخی بخاری بغدادی تلوارین بیشمار صفاہانی تیراہی
ایرانی اور کئی ہزار کتاب اور تنبیجہ اور سیکڑون دوشالہ کی بدریان
ہزارون من کشمش بادام پستہ آرو روغن برنج سب مال داخل
کو واسطے سرکار ہوا کہ حساب سی خارج ہی نواب غلام حیدر خان
کہ بہاگنی کو ننگ و عار سمجہا تہا تن تنہا قلعہ مین بیٹہا تہا قید ہو گیا
کمپنیان گرد اوسکی کہڑی ہوگئین نرغہ مین گہیر لیا خبر کمانڈر نچیف
صاحب کو آئی کہ یہان سی ایک کمپنی حبشی پلٹن اور جرنیل رابٹ
صاحب اور مسٹر اوڈو صاحب اور جہوٹا برنس سکندر صاحب
اور پچاس سوار اور احمد یار خان بیٹا وزیر وفادار خان کا اور کپتان

هربٹ صاحب سب کی سب قلعه مین جاکر غلام حیدر خان کو باهر لای
اور خیمه مین کمانڈر نخیف صاحب کی لیجا کی ساتهه عزت تمام کی
ایک گدیلا کمخواب کا کرسی پر ڈال کی اوسکو بٹهایا بعد اوسکی
نواب مذکور کو جرنیل کاٹن صاحب اور راپٹ صاحب اور ساکون
صاحب اور سر جانکٹن کمنڈر نخیف صاحب وزیر اعظم کهوڑون پر
سوار هوکر خیمه بادشاه مین گئی اور اوس بهادر کو بهی ساتهه لیگئی که یکایک
طرف قندهار سی گرد اوٹهی وو تین هزار سوار نمودار هوی که بمجرد اوسکی
تمام فوج تیار اور آماده هوگئی اور جرنیل ساکون صاحب بهادر کمانیر هوی
که اتنی مین معلوم هوا حاجی کاکر نمک حرام مدد فوج بادشاهی کو آیا هی
تیاری فوج کی موقوف هوی اور نواب غلام حیدر خان خیمه بادشاه
مین ساتهه صاحبان مذکور کی بٹهای تها شاه سی ملاقات کی اور بی حکم
کرسی پر بیٹها اور باتین سخت کین بلکه سلام نهین کیا اتنی مین غلام
حیدر خان نی پانی پینیکو مانگا بادشاه کا صراحی اور گلاس حاضر هوا
اور بادشاه نی فرمایا که یهه پانی پیو نه مانا اور نه پیا میرزا قلی کشمیری
عرف موهن لال که اوس ملک مین رفاقت سکندر برنس صاحب مین

قیام کی

قدیم سی ہی اور مسلمان ہو گیا ہی اوسکی صراحی کا پانی پیا
الا جو کچھہ باتین شاہ مین اور نواب غلام حیدر خان مین اور صاحبان
عالیشان مین ہوئین اونکا بہید نکہلا بعد دو گہری کی وہانسی
برآمد ہوئی ایک خیمہ سکاغت کمانڈر نسبیٹ صاحب کی خیمہ کی پاس
کہڑا تہا اوسمین فرو کشش ہوئی ہر چند چاہا کہ نواب موصوف کو
مجہی دیوین صاحبون نی نہ مانا اپنی قبضہ مین رکہا اور جو اسباب
کہ لوٹ مین آیا تہا وہ سب سرکار کمپنی مین ضبط ہوا اور جو مقتول
سرکار کمپنی کی تہی اونکو بڑا اسا گڑہا کہود کر داب دیا اور لاشین
شہید و کئی غازیونکی مانند شہدای کربلا بیگور و کفن پڑی رہین
مسلمانون قوم نی ہر چند چاہا کہ انکو موافق دین پیغمبر کی تجہیز و تکفین
کرین حکم سرکار نہوا قدرت الہی سی دو شب کی عرصہ مین
وہ لاشین شہدا کی وہانسی غایب ہو گئین واللہ اعلم کون
فرشتہ اونکو اوٹہا کی لیگیا کچہہ پتا نہ لگا تا حدی کہ نشان
خون کا بہی زمین پر نرہا اور ایک غازی اندر ایک برجکی تہا
بچکر بیٹہا تہا اوسنی تین روز مین اوس برج مین سی ایسی

گولیان ماری کہ ستر آدمی لشکر کی جو لوٹ کو جاتی تہی ماری بعد ازان
نہ معلوم ہوا کہ کون تہا اور کہان گیا اور قلعہ مین ایسی ایسی تہ خانہ
عظیم الشان تہی کہ چہہ مہینی تلک فوج کمپنی کو معلوم نہوا بعد چہہ مہینی کی
آٹہہ سو عورت غرت اور سبہ بچون خورد سال اور پانچ سو مرد ولایتی
اور تین سو گہوڑی تہ خانہ سی باہر نکلی اور کسی طرف چلی گئی کوئی اونکا
مزاحم نہوا بعد تین روز کی نواب عبد الجبار خان برادر نواب دوست محمد
خان کا واسطی کرنی سفارش معہ پانصد سوار کی آیا خدمت مین بادشاہ
اور لارڈ صاحب کی گیا بعد دوپہر کی الٹا چلا گیا یہہ بہی حال نہ کہلا
کہ کیا باتین درمیان آئین بعد پانچ دنکی سب اسباب لوٹ غزنین کا
حسب الحکم جرنیل صاحب کی نیلام ہوا اور بندوبست پرگنات گرد و نواح
غزنین کا عمل مین آیا اور ایک پلٹن حبشی اور ایک رسالہ کرنیل سکندر
صاحب کا واسطی حفاظت اور نگہبانی قیدیونکی غزنین مین چہوڑا
اور تمام فوج بمبئی حافظہ کی اور بنگال حافظہ کی اور بادشاہی طنبور فتح بجا کر
روانہ طرف کابل کی ہوئی چہہ منزل غزنین سی کوچ کیا تہا کہ یکایک
آدہی رات کو خبر آئی کہ امیر دوست محمد خان نی باوصف اسقدر رنج و الم

کہا

رنج و مصیبت کی اور قید ہونی فرزند دلبند نواب غلام حیدر خانکی

میدان اور کند بر کہ بارہ کوس کابل سی مورچہ بندی کا قرار واقعی کرتا ہی

اور بازو مردانگی کا مانند سد سکندر کی استوار کیا ہی اس خبر وحشت

اثر سی آدہی رات کا وقت تہا کہ حکم مقام کا ہوا صبح کی وقت

رفیقان نمک حرام اور بدانجام ملازمان امیر دوست محمد خان انہین

مروت کی سب ترک کی امیر موصوف کو جواب دیا اور غاشیہ فرمان برداری کا

شاہ شجاع کی اور سرکار کمپنی کی دوش پر رکہا گروہ گروہ داخل

لشکر انگریزی مین ہوئی امیر دوست محمد خان بی یار و مددگار تنہا

میدان مین رہ گیا اور محمد اکبر خان فرزند رشید امیر دوست محمد خان

بشجاعت اور جوانمردی مین یکتای روزگار تہا درہ خیبر مین

مقابلہ ساتہہ تیمور شاہ اور بخشی ویڈ صاحب اور فوج سکہونکی

متوجہ تہا اور مقدور کسیکا نہین تہا کہ مقابلہ میدانمین اوس شیر

غران کا کری اور اوسکو ہٹہا دی نمک حرامان قوم افغان نی

اوسکو زہر دیکر بحالت نیم جانی لاشہ کو چارپائی پر ڈال کر

موافق مردہ کی اوسی رات امیر دوست محمد خانکی پاس لائی یہہ مجرد

دیکھنی اس واردات کی کہ جگر پارہ پارہ ہونی لگا دست افسوس کو
سر پر مارا اور گریہ کیا سوای صبر و شکیب کچھہ علاج نہ بن آیا لاش
اکبر خان کو اور پانچ ہزار ٹٹو باربرداری کی معہ عیال و اطفال کی تیئیس [۲۳]
فرزند اور سات بھانجی اور تیرہ [۱۳] بھتیجی اور تیس [۳۰] پوتی اور تین [۳] سو
غازی مردانہ ہندوستانی اور چار سو غلام کہ اوس وقت مصیبت کی
شریک تھی ساتھہ لیکر طرف بلخ روانہ ہوی اور تمام فوج ظفر موج
کوچ کر کی داخل کابل ہوئی دیکھنی سی شہر کابل کی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نی
بہشت دوسرا اوپر زمین کی بنایا ہی چار بازار پختہ بہت تحفہ
چھتہ پٹا ہوا اور باغات بی نہایت اندر اور باہر شہر کی بہت آبادی
سرسبز ہی شادابی اور پانیکی افراط بدرجہ کمال ایکطرف شاہ باغ
بہت بڑا اور ایکطرف روضہ جناب سید الشہدا شاہ مردان بعمارت
گنبذ پختہ اور اندر گنبذ کی ایک کمرا ہی کہ پانچ زینہ پایہ اوترنی موافق تہ
خانہ کی ایک آدمی کی بیٹھنی کی جا ہی وہ نہایت تنگ تاریک مکان ہی
کہتی ہین کہ مقام چلہ کا حضرت کی ہی اور دوسری طرف اوسکی مقام چلہ
قنبر کا ہی اور بیچ مین گنبذ کی ایک حوض بہت ستہرا اور صاف واسطی وانہ

دلدل کی

ولدل کی اور مشرق کیطرف باہر گنبد کی ایک پہاڑ کی اندر اوسکی
اژدہا رہتا تہا اور جناب میر علیہ السلام نی ایک ہاتہہ ذوالفقار کا
مارا ہی کہ وہ پہاڑ دو ٹکڑی ہوا کہ دراڑ بڑی ہی اور زیارت کرنی والا
اوسکی اندر گہستا ہی اگر اصیل النسب ہو تو اوسکی اندر جاوی و اگر نہ
دخل نہین پاتا اور اژدہا ہاک کی پانچ کوس ایک اور پہاڑ پر کیا
کہ حضرت نی اوسکو آگ سی جلا دیا وہ سیاہی کی اوس پہاڑ پر اب
تلک ہی کہ اور تیسری پنجی پہار کی زیارت حضرت عاشقان عارفان
اور تین کوس شہر کی باہر قلعہ عبد الجبار خان کا اور محمد اکبر خان محمد اعظم
خان علی شیر خان محمد افضل خان محمد اکرم خان کہ فرزند امیر دوست محمد
خانکی ہین نہایت تحفہ مع باغات اور اندر قلعہ کی مکانات دلکشا
جان فزا کہ زبان تعریف سی اوسکی قاصر ہی اور میوہ انواع طور کا
پیدا ہوتا ہی کہ بائیس طرحکا انگور وہان ہوتا ہی اور قلعہ شہر کا
کہ بالا حصار جسکو کہتی ہین بازار بہت عمدہ اور اندر شہر کی چار
کونون پر شہر کی چار بستیان ایک محلہ مین اشراف قوم مغل
قزلباش رہتی ہین چندول نام دوسرا محلہ مرادخانی تیسرا محلہ

شیرانی چوتھا محلہ بھابت اور سردار چارون محلہ کی ہین سردار
محلہ چنڈول کا شیر خان اور محلہ بھابت کا یار محمد خان محلہ شیرانی کا
عبد السبحان خان محلہ مراد خانی کا عبد العلی خان اور چارون محلہ ایک
صلاح اور ایک بات رکھتی ہین طاقت کسیکی نہین کہ اندرون محلہ
بی اجازت جاوی بازار اور سب لوازمہ اونکا جدا ہی اون محلونمین
عمل شاہ یا انگریز کا نہین اور بہت سا بندوبست ہی پانچ تلنگی
لشکر سی ہماری روبرو محلہ چنڈول مین ازراہ حرامزادہ کی دیکھنی کو گئی
تہی اونکو جانسی مارکر نہر مین ڈال دیا اور کسی نی نپوچھا جب یہہ
خبر لارڈ صاحب کو ہوئی حکم ہوا کہ ان چارون محلونمین جو شخص
جاویگا جانسی مارا جاویگا ہر روز ریہ منادی ہوتی اور ڈھنڈورا
پٹتا تہا اور کوئی آدمی محتاج اور فقیر نہین اور ہر ایک گھر مین بہت
تحفہ خانہ باغ اور نہر پانیکی جاری اور مکانات عجیب
کہ نام گرمی کا اور دہوپ کا نہین ہوتا اور قوم قزلباش مغل
کہ غلام خانہ اور پارسی بان مشہور ہین بولچال اونکی فارسی اور اکثرونکی
ترکی اور سبیل نیاز حضرت امام حسین کا رسم اور ایک امام باڑہ

بہت تحفہ

بہت تحفہ اور علم حضرت عباس کا پیچ مرو خانی کی اور ایک امام باڑہ
اور مسجد عالی چند ول ہین اور ہر پنجشنبہ کو مجلس اور کتاب ہوتی ہی
اور ماتم آٹھوین دن ایسا ہوتا ہی کہ بیان سی باہر ہی اور زیارات
بیشمار ہین گرد نواح مین قوم افغان کوہستانی بستی ہین اور
بولتی ہین اور نہایت بیدرد و دزد و دغاباز بی ایمان مردار خوار
کہ نام اسلام کا کرتی ہین اور پانچ وقت نماز پڑہتی ہین اور مردہ جانور
کہاتی ہین اور ہرگز جان مارنی سی دریغ نہین کرتی بلکہ سید کو متبرک
جانتی ہین اور مار کر اوس کا بند بند کاٹ کر اپنی اپنی کہرونکی آگی
گاڑ کر زیارت کیا کرتی ہین حکم جاری ہوا کہ پچاس سوار دوسری
رسالہ کی معہ لفٹنٹ لارنس صاحب کپتان ویلار صاحب اور گلاب سنگہ
صوبہ دار اور یہہ عاجز اور پندرہ سو سوار حاجی کاکڑ نمک حرام کی
اور اوس صاحب عالی مرتبت برگدیر جرنیل سیل صاحب کرنیل عوڈ
صاحب میجر غلٹن صاحب کپتان ویٹ صاحب کرنیلی صاحب
واسری صاحب وغیرہ بطریق دوڑ کی پیچھی میر دوست محمد خان کی
روانہ ہوئی اور تا مقام بت بامیان کہ کابل سی سو کوس ہی

35

وہ شہر بہت بڑا طرف بلخ کی کہ کہتی جن کی وہان ہوتی ہی اور جو وہانکا
گیہون سی خوب ہی کہ خوشہ مین اوسکی بہو سی نہین ہوتی اور بت بامیان
اوسکو اسواسطی کہتی ہین کہ بیچ شہر کی تین بت بلند کہ قد ہر ایک کا
چار سو ہاتہہ اونچا اور نام اوسکا سلسال اور عورت اوسکی شاد ماما
اور ایک لڑکا بتہر ہاتہہ کا کہ اوسیدن سپیٹ خباب امیر المومنین
علیہ السلام حمل سی گر پڑا اور بستی موافق بابشیون سانپ کی کہ در میان
پہاڑ زن کی بہی بنا کی اور منہہ اون بیٹھون کی کول جعفر کی موافق
رکہہ کر اندر اوسکی بڑی وسعت جگہہ نکال کی والان کوٹھریان اچھی
کہ جسمین پانچ پانچ سو آدمی کی رہنی کی جا ہی کہتی ہین کہ دیوون نی
اوسی بنایا تہا اور نام شہر کا غلغلہ مشہور ہی اور ہر چار طرف
بڑی بلند پہاڑ ہین اور درمیان مین پانی بہرا ہوا ہی اور ناف شہر مین
ایک زیارت ہی اور حوض جلیہ حضرت امام جعفر صادق کا
درمیان باغ کی بہت خوب اور سر سبز کہ درخت چنار کی
مانند بڑہ یا بیل کی ہین کہ پانچ چار آدمی کی کولی مین نہ آوی
سر بفلاک کشیدہ کہ ستو یا اسی یا ساٹہہ ہاتہہ سی کم نہین بہت

پہاڑی

سید ہی جو تس اسلوب کہڑی ہین زبان وہانکی لوکونکی فارسی یا ترکی ہی
اور باشندی وہانکی قوم ہزارہ کہلاتی ہین اور بارہ مہینی اوس ملک مین
برف پڑتی ہی کہ نام گرمی اور برسات تہہ کا نہین بعد دو روز کی پندرہ سوار
سوار رسالہ دویم اور پندرہ سوار رسالہ کہ بہتی کی واسطی بدرقہ کابل آتی ہی
کہ پانچوین منزل مین ملاقات ہوئی نواب دوست محمد خان ملک
ازبک مین چلا گیا اور میرزا مراد بیک قندر سی جا ملا اوسنی بہت
خاطر جمع کی اور دو مہینی اپنی گہر مہمان رکہا بعد اوسکی امیر نامدار بلخ کو گیا
والی شاہ بلخ نی بتواضع تمام اونکی خاطرداری کی دو مہینی بلخ مین مقام کیا تہا
کہ یکایک شتر سوار بادشاہ بخارا کا معہ پروانہ طلب کی ایا لکہا تہا
کہ دیکہتی ہی اس رقم مبارک کی خود کو بخارا شریف مین پہنچا و امیر دوست
محمد خان موافق فرمان بادشاہی کی قبایلون کو بلخ مین چہوڑ کر معہ
محمد اکبر خان روانہ بخارا ہوا بخارا مین پہنچکر بادشاہ سی ملاقات کی
بادشاہ نی بہت مہربانی فرمائی اور شہر سی باہر تین کوس ایک قلعہ
رہنی کو عنایت کیا اور ہر جمعہ کو دربار مین حاضر ہونی کا حکم ہوا
تین مہینی وہان گذری ایکدن بادشاہ نی کچہہ کلام امیرون سی کیا

امیرون نی اوسکا جواب ندیا لیکن محمد اکبر خان کہ دلاور زمانہ تہا
تاب سخن بادشاہ کی نلایا اور جواب سخت دے یا خاموش ہو رہی
جب کہ امیر دوست محمد خان رخصت ہو کی اپنی مکان کو چلا بچی سی
حکم ہوا کہ امیرون کو قہر سلطانی مین لاؤ سردار سعید خان معہ دو ہزار
اوزبک کی روانہ ہوا اور شہر کی باہر امیر دوست محمد خان جاتا تہا
اور ساٹہہ سوار اوسکی ہمراہ تہی کہ سردار سعید خان پہنچا اور مزاحم ہوا
امیرون لوکو نسی لڑنی لکا یہان تک کہ ایک ہزار تین سو چوبیس
سوار اوزبک کی مارے گئی اور ساٹہہ سوار امیر کی قتل ہوئی اور محمد اکبر خان کو
نو زخم تلوار کی لکی اور امیر کا بہی یہہ حال ہوا کہ دونون باپ بیٹی
زخمونسی بیہوش ہو گئی تہی گرفتار ہو کر روبرو شاہ بخارا کی گئی شاہ بخارا نی
کچہہ سمجہہ کر جان بخشی کی اور قید مین کر کی تیمارداری اونکی کروائی
اب یہان سی یہہ بیان کرتا ہون بہت با بیان کا
جرنیل صاحب کو خبر ہوئی کہ دوست محمد خان ملک اوزبک مین چلا گیا
جرنیل صاحب نی اوسکا پیچہا چہوڑا دو پلٹن اور ایک توپخانہ باشاہ کی
کہ پیچہی سی آیا تہا واسطی حفاظت کی سرداری لارڈ واکنر صاحب

بست باہان

بت بامیان مین چہوڑ کر طرف کابل کی روانہ ہوئی اور پچاس ترکسوار
اور چار کمپنی تلنگی لیکر واسطی دیکہنی بندبریر کی کہ پچیس کوس بت بامیان
سی ہی روانہ ہوئی بندبریر کو جاکر دیکہا کہ دریا ہی بہت بڑا کہ جسمین
تین سو ساٹہہ جوہ کا پانی ایک جگہہ ملا ہی کشتی کا کیا مقدور کہ اس پار سی
اوس پار جاوی اگر لکڑ ڈالدو تو وہ بہی دو ٹکڑی ہو جاوی لیکن
جناب امیر علیہ السلام اوس جگہہ تشریف لائی تہی اور سامری بادشاہ سی
فرمایا کہ اگر پل اسکا ہم باندہ دیوین تو تو مسلمان ہو جاوے اوسنی قرار
کیا اور چودہ ہزار غلام اوسکی جو پل باندہتی تہی اور وہ نہین بندہ
سکتا تہا اون سبکو کہہ دیا کہ تم یہان سی جاو یہہ کام میرا ہی اور ایک
پہاڑ پر بقوت ولایت اوٹہا کر اوپر کناری دریا کی رکہا اور تہوڑی سی
تفاوت سی دوسرا پہاڑ لا رکہا کہ اوسکا نام بندبریر ہی اور دوسری کا
نام بندقبر مشہور ہی کہ وہان ایک اژدہا رہتا تہا وہ نکل کر بہاگا
رات ہی حضرت نی ذوالفقار کا مارا وہ اژدہا پہر خوف سی
پہاڑ مین گہسا کہ ضرب دوسری ذوالفقار کی حضرت نی ماری کہ وہ
پہاڑ دو ٹکڑی ہو گیا اور اژدہا دوبارہ نکل کر پہر بہاگا کہ حضرت نی

پانچ کوس پر جا کر پکڑا اور مونہہ سے دم تک چیر ڈالا اب وہ
پتھر ہو کی پڑا ہوا ہی اور بسبب نفس اتشن اوسکی حضرت پر حالت
ضعف کی طاری ہوئی اور زانو مبارک حضرت کا زمین پر ٹک گیا
وہان ایک گڑھا زہر کا گول ہو گیا ہی اور پانی مونہہ اژدہا مین سے جو
نکلا ہی تو بہت سا بسانہدا اوس گڑہی مین بہا ہی اور بطور نہر کی
جاری ہوا ہی اور اوس پانیمین ایسی بسانند ہی بدبو ہی اگر ہات
اوس پانی سی بہر کر بہتین وضع بہین سی ملکر دہوی تو بہی بسانندی
بو نہ جاوی اور جو پانی اوسکا نہر مین جاری ہی وہ ستہرا اور مزہ دار
و شیرین مگر کوئی بیمار کوڑہی مفلوج یا اندہا اوس گڑہی کی پانی سی
غسل کری تو اچہا ہو جاتا ہی سیوم بند امیر چہارم بند ذو الفقار
کہ چہار پہار اوٹہا کر ایک جگہ رکہہ دوی ہین اور ایک پہار بہت برا
اونکی اوپر رکہدیا ہی کہ وہ پل ہو گیا ہی وہ پانی ایک سو ساٹہہ دریا
اور زرومین سی جاتا ہی اوسکو بند بربر اور بند امیر کہتی ہین
اور وہ جو جو وہ ہزار غلام جو ازاد ہو گئی تھی اونکی نسل قوم ہزارہ ہی
کہ دو سو کوس تک بستی ہین اور سامری نی تمام خزانہ اپنا حضرت کی

نذر کیا

نذر کیا اور ایک وہ یک بہت بڑی بناکر اور زنجیر آہنی آدمی کی
ران سے موتی اوس ڈیک کی اوپر لٹکا زنجیر کو بند ذوالفقار سے
باندہ کر ڈیک کو دریا مین ڈال دیا ہی ایک بار بارہ ہزار آدمی
قوم ہزارہ سے جمع ہوکر اور بڑی بڑی لٹھ ضخامت اور حبار کی اوس
زنجیر کی ہمری سے باندہ کر نور زور تک کھینچا مگر اصلا جنبش نہ ہوئے
آخر ہم سب اور چار روز کتیبان توہین دن بہر آئی معہ ترک سواران
اور صاحبان ذی شان داخل کابل ہوئی اور بعد ایک مہینی کی شاہزادہ
تیمور شاہ اور بخشی اوریٹ صاحب لشکر اپنی اور فوج رنجیت سنگہ
درہ خیبر مین محمد اکبر خان سے لڑی تہی بخیریت داخل ہوئی اور بعد ایک
مہینی کی بخشی اوریٹ صاحب فوج لاہور کو ساتہہ لیکر مراجعت
ہندوستان کی اور تمام لشکر اور صاحبان ذیشان نی تین مہینی
کابل مین آرام کیا اور ماند کی سفر کی ہر ایک سے دفع ہوئی
حکم جرنیل اور کا ہوا کہ فوج بمبئی حاطہ کی جس راہ سے کہ آئی ہی اوسی
راہ سے جاوی مگر اونہین کچہہ تدبیر قلات کی کرنی ہوگی اور فوج
بنگال احاطہ مین سے ایک رجمنٹ گوری کی اور تیسری رجمنٹ کسوار نکی

اور توپخانہ گوری کا قیدیونکو ساتھہ لیکر روانہ ہندوستان ہوئی
دوسری رسالہ مین سی پانچ اور ایک پلٹن واسطی لانی نواب
غلام حیدر خانکی اور قیدیونکی روانہ غزنین ہوئی اور تھوڑی عرصہ مین
سبکو غزنین سی کابل مین لائی و ومقام کئی بعد غلام حیدر خان اور
حاجی کاکر نمک حرام کو ہمراہ اوسی فوج کی لیکر گروہ کئی جرنیل سالو صاحب
روانہ ہندوستانکی ہوئی اور کئی قیدی بالا حصار مین قید ہوئی بعد روانہ
ہونی غلام حیدر خانکی یہہ خبر ہوئی کہ حاجی کاکر ہندوستان کو گیا
اور غلام حیدر خانکو راہ دریای اٹک بسوار کشتی سکھر کو لیجا کی وہان سی
روانہ بمبئی کا کیا

فوج بمبئی حاطہ جب کوچ
بکوچ درہ بولان مین پہنچی اور قلات کی نزدیک ہوئی جرنیل صاحب
چار پلٹن گورہ اور تلنگی کی علحدہ کرکی لشکر سی طرف قلات کی
روانہ ہوئی نواب محراب خان وہان کا والی بہت خاطر سی پیش آیا
ضیافت بھیجی جرنیل صاحب نی عرض کی کہ ہم مشتاق ملاقات کی
ہین اور قواعد فوج کی اپکو دکھلانی ہین نواب صاحب نی عذر کیا اور ہمسی
بہت سا اشتیاق اور منت ہوئی جب نواب صاحب واسطی ملاحظہ قواعد کی

آئی تیرہ سو سوار ساتھ تھا کہ تماشا قواعد کا دیکھتی تھی آخر قواعد مین
باڑ پلٹن اور گراب توپ کا نوابصاحب پر مارا یہہ حالت دیکھکر
نوابصاحب معہ سوارون تلوار کھینچ کر فوج پر گرا یہہ نوبت ہوئی
کہ تمام پلٹن قواعد کی کاٹ ڈالیان اور قلعہ کو پھرا دو پلٹن سیالکوٹ
سے دوڑ کر آئین تھین اور مخفی نزدیک شہر نیادہ قلات کی سسی
دبادی تھین اونہونی نوابصاحب کو روکا اور میدان کارزار مین
کارزستانہ کیا دوپہر تک میدان کارزار توپ اور بندوق کا گرم تہا
کہ نواب محراب خان مارا گیا فی الواقعہ اگر یہہ دو پلٹن کہ برن لو رجاسین
نام ہین اگر یہہ اوس چھپی مکانسی مدد اور دلاوری نکرتین تو فتح نہوتی
کہ سب صاحبان انگریز شجاعت اور مردانگی اور نمک حلالی
ان دو پلٹن کی فرماتی ہین شہر قلات مین عمل کمپنی کا ہوا اور لوٹ
غارت کی اور خانمان نوابکی قرار واقعی کرکی بندوبست کیا محمد نصیر خان
فرزند نواب مرحوم کا کہ ستره برس کی عمر مین تہا معہ والده اپنی
۔ بی بی گنجامہ نام بہی نکل گیا محمد حسن خان وزیر نوابصاحب کا شام کی
وقت گرفتار ہوا ایلدی صاحب کو وہان اجنٹ مقرر کیا ایک پلٹن

کابلی اور ایک پلٹن بنی حافظہ اور ایک توپخانہ وہان چہوڑ کے
شاہنواز خان ایک سردار گوکہ برادرزادہ نواب محراب خان کا تہا
اوسکو مسند نشین کرکی روانہ ہوی اور مقام سالکوٹ مین صاحب بہادر کو
بعہدہ اجنٹی راہ درہ بولانکی معہ ایک پلٹن اور چہہ ضرب توپ کی چہوڑکر
درہ بولانسی طرف وہادہر کی روانہ ہوی اور احمد خان نکسی سردار
جہل کا کہ رفیق اور جاگیردار والی قلات کا تہا رجوع ہوا اوسکو
جاگیر اوسکی پر بحال رکہا اور حکم استقامت مقام جہل اور حاضرباشی
ماورکاری ناظم کیچہی گا کہ علاقہ وہادہر کا ہی صادر ہوا اور وہر بہاگ
دکندا وہ وکوٹڑہ ولاہری پہلی منجوٹی یہہ پرگنات اور قصبات
کچہی کہ عمل نواب محراب خان کا ہی اون سبکو عمل سرکار کمپنی مین لاکی
دو پلٹن اور دو رسالہ اسکر صاحب اور پانچ سو سوار رسالہ بنی حافظہ
بسرداری مسٹر لوسٹین صاحب کی طرف سبوی اور جہاک کی روانہ
ہوی اور خود جرنیل صاحب مقام شکارپور مین اور سکہر مین تشریف
لیجاکی روانہ بنئی ہوی اور صاحب اجنٹ تک سکہر نی بہنا شہنواز خان کو
رئیس مستقل قلات کرکی اور لاکہہ روپیہ مدد خرچ دیکی بندر شاہ بیلہ

اور ہنوز

اور نبد رسو ونبات کا محاصل اوسکی ادا مین لکھوالیا اور مسٹر لوٹین
صاحب بعد نبد و بست سبوی اور چھاک کی بمقام لاہری کوہستان کا
کہ وہان قوم بلوچ اور مری اور دودی خان سردار اونکا ہی چہہ منزل
کہاٹہ پہار کاطی کرکی کاہان مین پہنچی دودی خان نی قلعہ خالی کرکی
ایک پہاڑ مین چلا گیا بر دیہ صاحب مع ایک پلٹن کی وہان رہی
اور باقی فوج تین منزل پہار مین چلی گئی ایک مکان کہ دیرہ بی برک خان
قوم بلوچ کا ٹہی ہی وہان پہنچی بی برک خان بہت آدمیت سی پیش آیا
اور فوج کو اپنی قلعہ مین دخل دیا ہی اور دوسری دن کہ مردم فوج
اوسکی اہل و عیال پر زیادتی کرنی لگی وہ ناراضی ہوا اور کوسٹین
صاحب کی روبرو جاکر شکوہ کرنی لگا صاحب نی اوسی قید کرلیا
کوچ کرکی بعد تین روز کی پہاڑ سی باہر نکل کر پہلچی مین دیرہ کیا
بجار خان وہان کا سردار کہ مخاطرہ فوج سرکار سی چلا گیا تہا
وہ آکی حاضر ہوا اوسی بہی گرفتار کرکی قلعہ بہکر مین لی آئی اس
سبب سی وہانکی لوگ بہت بیدل ہوئی دودی خان قوم مری
اور اسلام خان فرزند بی برک خان نی نزد صاحب کو قلعہ کاہان مین

کہیرا اور قوم جکانی و بروہی بلوچون نی کر قوم محراب خان کی ہی
راستہ درہ بولان کا نبد و سال مین صاحب کو تنگ کیا اور نصیر خان
کچھہ و نکر انکی طرف سی کی نبدی صاحب کو اور شاہنواز خان کو قلات
مین تنات کیا اس عرصہ مین مقام کابل سی چار پلٹن بادشاہی
اور ایک توپخانہ انگریزی واسطی حفاظت بامیان و نبد وبست
راہ دوست محمد خانکی روانہ ہوا چہاونی کری اور شاہزادہ تیمور شاہ
اور ایک پلٹن گوری کی اور ایک پلٹن کالی اور تین توپخانہ بالا حصار مین
چہوڑ کر ایک پلٹن لعل کورتی گورہ کلارک اور تین پلٹن بلمبیر ۳۷ ستیس دوین
رجمنٹ و پلٹن تینتیس ۳۳ و رجمنٹ ۲ دو ترکسوار و نگی اور تین ۳ توپ کلان
اور ایک پلٹن تمیسری ۳ اور ایک توپخانہ اور دو ہزار سوار ولایتی
رسالہ جانباز اور رسالہ ہندوستانی اندرسین صاحب کا معہ بادشاہ
اور وزیر اعظم مکناٹن صاحب اور جرنیل کاٹن صاحب جرنیل رابٹ
صاحب جرنیل سیل صاحب کرنیل ولار صاحب میجر کلون صاحب
میجر فریزر صاحب کپتان سٹین صاحب ستسی صاحب لفٹنٹ
لارنس صاحب ویٹ صاحب کرسین صاحب بامٹ صاحب وغیرہ

46

صاحبان ذیشان کابل سی کوچ کرکی داخل جلال آباد ہوئے
بعد دس روز کی خبر ہوئی کہ درہ خیبر مین افغانون خیبری نی اوس
فوج سی کہ جو ہندوستانکو جاتی ہی مزاحمت کی اور لڑائی ہوئی
فوراً سنتی ہی اس خبر کی پلٹن تینتیس اور پلٹٹیر اور چار کمپنی گوری
واسطی تنبیہ خیبریونکی روانہ ہوئی دوسری دن دو ترپ رسالہ
دوسری کا اور چار کمپنی گوریکی واسطی مدد اوس فوج کی تعل پور
کہ چار منزل جلال آباد سی کہاٹہ خیبر مین ہی روانہ ہوئی خبر ہرکارون سی
دریافت ہوا کہ دو پلٹن درہ مین خوب لڑین اور سولہ سو آدمی
طرفین کی زخمی اور ماری گئی اور فتح کرکی واسطی لانی خزانہ کی
کہ دلّی سی پشاور مین آیا تہا گئین اور دو توپ جلال آباد کو
پہر آئین جبکہ یہہ دو پلٹن پشاور مین پہنچی خزانہ کو لیکر داخل درہ کی
ہوئین اوسیوقت حکم ہوا کہ ایک پلٹن بادشاہی اور رسالہ دوسرا
اور ایک توپخانہ جلد درمیان درہ کی بہیجو کہ تینون پلٹن معہ خزانہ کی
گہیر لیوینگی اور لڑائیان ہوئین اور بہت آدمی جانبین سی
مارے گئی تین روز تک وہ تینون پلٹن معہ خزانہ کی گہری ہوئین آخر صاحبان

ذیشان نے کوئی صورت نباہ کی نہ دیکھی لاچار ہو کر یہہ تدبیر کی
کہ خان بہادر خان اور سعادت خان طرہ باز خان سرداران درہ کو
اور عزیز خان ایک سردار کہ بارہ قلعہ اور سترہ ہزار فوج کا سردار ہے
اور اسّی ہزار روپیہ سالانہ سرکار کمپنی سے پاتا ہے ایک روپیہ فی نفر
سر آدمی خواہ فوج سرکار ہو یا راہ گیر ہو مقرر کر کی گذار درہ سے کیا
اور طرہ باز خان کہ چھوٹا بہائی ہے اسکو معہ پانچ ہزار اور ایک پلٹن
خیبری کی واسطی حفاظت راہ کی لعل پورہ مین تہانہ دار کر دیا وہ تینون
اپنی ملک اور درہ مین ہتی ہین کسی بادشاہ اور صاحبون سے ملتی نہین
بعد فیصلہ درہ کی فوج معہ خزانہ جلال آباد مین داخل ہوئی
اس عرصہ مین کنڑ کی طرف سے کہ وہ مکان سیدات بنی ہاشم
اور ولی اللہ سے خالی نہین بابو خان چھوٹا بہائی سید صاحب کا آیا
اور بسبب نزاع برادری کی خدمت شاہ اور وزیر اعظم یعنی مکناٹن
صاحب سے ملا عرض کی کہ اگر مجھے مسند نشین کنڑ کا کیجے ایک لاکہہ روپیہ
معاملہ مقرری سید ہاشم بڑے بہائی اپنے سے زیادہ دونگا اور مدام
اطاعت مین حاضر رہونگا بادشاہ اور صاحبان فرنگ نے عرض اسکی

قبول کی

قبول کرکی تہوڑی فوج معہ چہہ ضرب توپکی ساتہہ بابو خانکی روانہ
کٹہور کی سید وہاںکی فیاض اور بزرگ اور صاحب کمال مشہور ہین اور
تمام مردم اوس نواح کی اونکی معتقد ہین دو کمپنی پلٹن اور دو کمپنی تلنگین
اور تین توپ اور دو ترپ رسالہ دوسری کی اور ایک پلٹن ہزار سوار
اندر سین صاحب کی جلال آباد وسی طرف کٹہور کی کوچ کیا تہا چار کوس
نہین گئی تہی کہ یکایک قہر الہی ایسی برف اور باران آسمان سی
آیا کہ چار دن تک زمین و آسمان سب برف ہوگئی جلال آباد سی
کٹہور تک دو دو نیزہ برف چڑہ گیا اوسی حالت مین تمام فوج حیران
اور خستگی سی قریب کٹہور کی پہنچی اور مورچہ لگایا ایک ندی مین کمر تک
پانی تہا کئی نیزہ پانی زیادہ ہوگیا توپ لگاکر کئی ہزار گولہ دروازہ
قلعہ کی ماری کچہہ اثر نہوا کبہی کچہہ تہوڑی مٹی گر پڑتی تہی اس حال عجیب
سی تمام فوج حیران تہی اور خوف خدا سبکی دل مین تہا لاچار تابعداری
حکم بہت سخت ہی دوسری دن حکم حملہ کا ہوا میرزا قادر علی بیگ
صوبہ دار دوسری رسالہ کا کمال شجاعت سی دیوار گڑہی پر چڑہ گیا
اور سب فوج تہی اور یہہ عاجز ایک پانو اوپر دیوار کی اور ایک اوپر

سیڑہی کی کہڑا تہا لیکن کوی اور فوج مین سی اوپر نہ پہنچا قلعہ والونی
دیکہا کہ فوج نہین مانتی لاچار ہوکر ایک باڑ بندوقونکی ماری کہ چار سو
آدمی موا اور زخمی ہوا اور حملہ اولتا پہرا تین دن سید عالی نسب
رضای خدا پر راضی ہوکر جلا وطن ہوکی پہاڑون پر چلی گئی فوج مین
طاقت پیچہا کرنیکی نہ تہی قلعہ مین اور پرگنات مین بندوبست کرکی
بابو جانکو مسند نشین کیا اور جلال آباد کو کہ چار کوس شرقی ہی
آئی متصل کٹور و شجد کی ایک ملک ہی کہ وہانکی لوگون کو
لعل کافر کہتی ہین عورتین اونکی کمال حسن دار کہ کسی قوم مین ایسا
حسن نہین اور کسی مذہب کی پابند نہین بجز شراب اور گوشت
کوی غذا نہین اونکی ہنگام شہوت ما اور بہن اور بیٹی کی تمیز نہین
کرتی پوشاک سبکی پوستین سو کوس تک یہی قوم ہی مسافر کو مار ڈالتی
ہین مگر فقیر کی تواضع کرتی ہین کچہہ شراب گوشت لا دیتی ہین
چنانچہ چار صاحب فقیر اونکی عورت نما کی وہان گئی ہین اور چار
خدمتگار فقیر نما کی ساتہہ رکہتی ہین کہ بولی اونکی سیکہہ لیوین جب
کچہہ سنس درکار ہوتی ہی جلال آباد مین آکر لیجاتی ہین اور بدخشان

دہانی

وہانسی آٹھہ دنکی راہ ہی جلدہانی حال مین رہی کرمی بشدت ہوئی
ہندوستانسی دس حصہ زیادہ جرنیل کا حکم ہوا کہ پلٹن لعل کورتی
کورنگی اور پلٹن تیئیس ۲۳ مقام کنجہ مین واسطی حفاظت نواح جلال آباد کی
کہ بارہ ۱۲ کوس کا فرق ہی اور باغات مین سبزی خوب ہی جارہین
اور باقی فوج بادشاہی اور انگریزی روانہ کابل ہوئی جسوقت
کہ مقام نعمان کہ دو ۲ کوس کابل سی ادہر ہی پہنچی لارڈ صاحب اور
جرنیل کاٹن صاحب اور رابرٹ صاحب اور سیل صاحب کرنیل سالٹا
صاحب لارنس صاحب ویلار صاحب کرنیلی صاحب اور کئی صاحب
لوک یہہ خبر سنکر کہ یہان سی بیس ۲۰ کوس کا لا پہاڑ ہی اوس
پہاڑ مین کالی کافر رہتی ہین اور وہان ایک دیو پڑا ہی اس خبر سی
صاحبان عالیشان واسطی دیکہنی اوسکی چلی پچاس سوار رسالہ
دوسری کی ۲ ترکسوار اور ایک ترپ اسکاٹ کا اردلی لارڈ صاحب
اور چار کمپنی تلنگی کی ساتہہ لیکر وہان پہنچی اور دیکہا کہ ایک دیو زمین پر
اوندہا اور ایک گز اونچا پڑا ہی اور پشت اوسکی مین دو زخم ہین
کہ ایک بڈہہ کد ہی کا روہی اوسمین بہر ہی جاتی ہی لارڈ صاحب نی

حکم دیا کہ قد اوس کا ماپو یہہ عاجز اور شیخ فتح اللہ حوالہ دار نی
کہوڑون سی اوتر کر چہہ چھتیس ہات کا طول قد اور نو ہات کا
سینہ تہا معلوم ہوا کہ حضرت علی نی ساتہہ بار اوسی مسلمان کیا
اور وہ کافر ہو ہو گیا آخرش حضرت نی غصہ ہو کر دو زخم ذوالفقار کی
اوسکی پیٹہہ مین مارے اور فرمایا کہ جب امام مہندی پیدا ہوکا جب
اسکو مسلمان کریگا ہر سال نوروز کی دن ہشیار ہو کر اوٹہہ بیٹہتا ہی
اور اوسکی عیال و اطفال جو حاضر ہین اونسی پوچہتا ہی کہ حاکم
کدام است وہ کہتی ہین امیر علیہ السلام پہر زمین پر گر پرتا ہی
اور زخم اوسکی پہٹ جاتی ہین یہہ حال دیکہا اور سنا وہ سو کوس
تک اوسکی اولاد پہاڑون مین بستی ہی لیکن وہ مسلمان ہین ہر
پانچون وقت نماز پڑہتی ہین اور یاد الہی کرتی ہین لیکن آدمی کی
مارتی ہین دریغ نہین کرتی یہہ تماشا دیکہکر کابل کو چلی جب
کابل مین پہنچی خبر آئی کہ قلعہ کا ماکنین برو صاحب معہ ایک پلٹن
اور چار ضرب توپ کی قوم بلوچ نی زمین مری اونکٹی کی ہاتون
گہر رہی ہین اونکی مدد اور کوہ دام کو کلارک صاحب سکہہ کہی جاز

بےگمان

کمپنیان بی کئی تہی راہ مین لڑائی ہوئی ماری گئی اس خبر سی کلر یصاحب
کمانیر سکہر دو پلٹن اور چار سو سوار رسالہ کرسٹی صاحب کی اور چار توپ
اور بارہ سو اونٹ کو دام کی لیکر روانہ ہوئی جب کہ مقام پہلچی سی
درہ کوہ مین گہسی ہیرچین نام ایک بلوچ جلکہرانی کی راہ پر تہا ایکدن
راہ بہول گیا اور چار طرف سی بلوچونی پہاڑون پر بہت زور ڈالا
اور پانی نملا پہر صاحب کمانیر لڑتی بہڑتی کاہانکی طرف جاتی تہی اوسی
عالم مین جب کہ دو دن اور ایک رات گذری پانی نملا سپاہی گہبرا گئی
وقت دوپہر کی صاحب نی توپون کو دراہیون پر رکہا اور سپاہی
اور سوارون سی کہچوا کی اوپر پہاڑ کی کہ راہ مین حایل تہا جانی کا قصد کیا
بلوچون نی حلہ کیا فوج کو قحط تہی لاچار ہٹی توپین چہوٹ گئین
رنبٹ صاحب اور کپتان مور صاحب ماری گئی اور دو لفٹنٹ توپون پر
کام آئی اور دو پلٹن تباہ ہو گئین اور سب کو دام دشمنونکی ہات آیا
کلر یصاحب زخمی ہو گئی بڑی خرابی سی پہلچی مین آئی اس ہنگامہ سی
تمام ملک سندہ مین شورش پڑ گئی کاکری نی مین صاحب جنٹ
سال کوٹ کو گہیرا اور راہ بندکی اور نصیرخان پسر محراب خان والی قلات نی

زور کر کی شاہ نواز خان کو قلات سی نکال دیا اور لیدی صاحب وہان کی
اجنٹ کو گرفتار کر لیا۔ از راہ ورہ پولا کنی بند ہو گئی بیل صاحب
اجنٹ ملک سندہ نی سرکار سی کمک چاہی پلٹن بمبئی بمقام فیروزپور سے
ایک ہزار سوار جوان نئی بہرتی اور پلٹن ڈفل تیسو تمین سوار ہو کر
سکہر کو گئی اور دو پلٹن کچہ بہج سی مع پانچ سو سوار ترکسوار کی
اور چار پلٹن ہندوستانی کراچی بندر سی اور ایک پلٹن لارکانہ سی
اور توپخانہ اسپی اور پلٹن گورہ اور پانچ سو سوار گورہ بمبئی حاطہ کا
سکہر مین آئی ہین جرنیل بروک صاحب اور والن صاحب بمقرر
ہر کی بمبئی سی آئی ہین اور قلعہ کاہان کا رکہنانی فایدہ سمجہ کی
حکم ہوا کہ بروی صاحب وہانسی مع توپ پلٹن کی چلی آوین اور قلعہ کو
دودیخان مری کی حوالہ کر دین اسواسطی بجار خان رندولی رکہہ خان لگٹی
سرداران بلوچ کو واسطی سمجہانی سرداران مری کی حفاظت
پانچ سو سوار رسالہ کرستی صاحب کی اور ایک منشی اپنا کہ نام اوسکا
قاسم علیخان ہی روانہ کاہن کی ہوی ازراہ اونہونی مقام زمین
وکی اور مری کی قوم کو سمجہا کی بروی صاحب کو مع پلٹن اور توپ لکی

کاہان کی

کا ہان سی نکلوالیا اور صحیح سلامت بہلجی مین پنہچا کپتان بنگیفاسن صاحب
وہان آتی ہی مرگئی اور اسلام خان وغیرہ سرداران قوم بگٹی وڈو خان
واعتماد خان مبارک خان و وزیر خان سرداران زندہ بہ سبب منشی کی
معرفت آکی حاضر ہوئی اور رسٹی صاحب سی ملی اور مطیع ہوئی
اور ان سبکو منشی قاسم علی اپنی ساتھ سکہر کو لیکر روانہ ہوئی
اور صاحب ایجنٹ وہانکی ان سبکو خلعت دیکی امیدوار روزگار کا کیا
مگر نصیر خان والی قلات نی زور کرکی دہادہر کو گہیرا اور بہادر علی
رسالہ دار اسکنر صاحب مارا گیا اور کپتان واروین صاحب مع چار دون
کمپنی کی چہاونی سکہر مین گہری چراغ شاہ سید مارا گیا شہر کو لوٹ لیا
جو گودام سرکار وہان تہا وہ بہی اوسکی ہاتہ لگا اور جو خزانہ
کہ وہان تہا وہ بہی اوسکی ہات آیا اور رحیم علیخان علیسی خان التارہ
اوسکی سردار رودرہ مولہ سی نکل کر کورہ کو اور کنداوہ کو مارکی متصرف
گودام سرکار ہو گئی اور احمد خان مکسی جہل کا جاگیردار اوسی مل گیا
اور ریس بلی صاحب نی پلٹن بلمیر اور ایک پلٹن گوریکی اور ایک
پلٹن راہ لارکانہ سی جو واسطی حفاظت قصبہ بہاگ کی کہ وہان پڑا

کو دام اور خزانہ شکارپور سی کیا تہا روانہ کی اور بصلاح منشی قاسم علیخان
اور ور خواست میر رستم خان والی سندہ کی محمد حسین خان وزیر قلات
کو قید سی چہوڑ کر خلعت اور سواری اور پانچ سو روپیہ راہ خرچ وغیرہ
واسطی بہیجانی اور ملانی نصیر خان کی روانہ کیا اور ملا رحم داد خان منشی کو بہی
سواری اور راہ خرچ وغیرہ واسطی ملانی اور فہمائش بی بی گنجا والدہ
نصیر خان کی کہ اوسنی قوم حجک اور سکاکری مین بسبب قرابت وارثکی
مدد مانگی اس عرصہ مین میدان کڈہ مین جو کچہہ لوگ رحم خان البارہ کی
آئی تہی پلٹنون سرکار سی کہ جو بہاگ کو جاتی ہتین مقابلہ ہوگیا
سواران رسالہ انکی نی مردانگی سی اونمین کہوڑی ملائی آٹہہ سو آدمی
ماری گئی بیس جیتی پکڑ لئی اور محمد حسن خان نصیر خان کی پاس بہیجا
اور جواب و سوال صلح کا ڈالا وہ خاطر جمع سی بمقام مین تہا کہ سرکار کو
صلح منظور ہی اوسی رات کرنیل ڈیمر صاحب اور کپتان ہیمٹ صاحب
اور واس صاحب اور کرسٹی صاحب نی بلا دریافت اس امر کی کہ وہ
ہنوز مستعد بصلح ہی اوسپر شبخون مارا اور لشکر اوسکا تباہ ہوا
وہ اپنی خیمہ سی نکلکر چلا لیڈی صاحب جو اوسکی خیمہ پر گرفتار تہی

وہین رہی اور سپاہ سرکار ہی باڑ مارتی ہوئی آگی چلی جاتی تہی
کہ ایک بلوچ پہاڑ سی ولترا آئی لیڈی صاحب کو مار ڈالا پہر
بہاگ گیا کہ ایک دم مین مسٹر لوسٹین صاحب اور سوار رسالہ کی
آگی جاکی دیکہین کہ لیڈی صاحب کا سر کٹا پانو مین زنجیر پڑی ہی
یہہ حال دیکہہ کی بہت افسوس کیا اور جو اسباب کہ لشکر نصیر خان کا
ہات آیا سبکو جمع کر کی جلا دیا اور ایک سردار لوئی خان مع ایکسو
تیس سوار کی پکڑا گیا اوسکو بحفاظت چار کمپنی کی روانہ شکارپور کی
ہوئی دونو پلٹن اور پلٹن لارکانہ اور رسالہای سرکار بندوبست
وہان کی مین مصروف ہوئی اور نصیر خان آوارہ ہوگی اور صلح سی
مایوس ہوکی کوہستان باغوانہ اور خوردار مین چلا گیا محمد حسین
وزیر اوس کا کہ جواب و سوال صلح مین تہا کمال مردانگی اور صادق
العہدی سی قاسم علیخان منشی سی عہد کر گیا تہا اور اگر نہ آتا تو منشی
بیچارہ کو بڑی مصیبت ہوتی کہ دوسری دن مقام سکہر مین آیا
بہاء صاحب سی اس بدعہدی پر شکوہ کیا اور پہر نظر بند رہا
منشی قاسم علیخان کو اس بہا صاحب نی مہربان ہوکر حکم دیا

S7.

کر تم سیٹنی صاحب کی پاس جاو اور جس طرح بجار خان و ببی برکت خان کا
معاملہ کیا تہا نصیر خان کو لاو بسبب خلاف عہدی صاحب ممدوح کی
قبول نکیا بلکہ روزگار کا استعفا دیا اور راس بلی صاحب جرنیل بوک
صاحب کپتان اسمٹ صاحب کرنیل واٹن صاحب کپتان نوٹیس صاحب
برو بیصاحب دو اس صاحب یہہ سب ذار واسطی کو شمالی نصیر خان
اور و ودیخان مری کی معہ دس پلٹن کالی بنیی حافظہ کی اور تین پلٹن
گورہ کی اور پانچ سو سوار گوری اور پانچ سو سوار کالی اور چہہ سو سوار
رسالہ بنیی اور کچہہ بیج دو سو سوار رسالہ اسکنر صاحب کی تین سو سوار
رسالہ اجنبٹی اور تین توپخانہ لی کی روانہ شکارپور کی اور وہا دہر گئی
اور جوڑی قاصدونکی آئی زبانی اونکی معلوم ہوا
کہ قندہار سی ایک پلٹن باشتا دہی اور پانچ سو سوار کرسٹین صاحب کی
ہندوستانی اور چہہ ضرب توپ قلات کی طرف کہ جائیں کوس
طرف کابل کی ہی آتی تہی اور ایک پہاڑ پر سلطان محمد خان کہ مالک
جزدہ قلعہ کا ہی اوسکی فرمان بردار رکہنیکا فکر تہا کہ راہ میں قوم غلزی سی
لڑائی ہی کہ پلٹن اور سوار تین کوس پیچہی ہٹی اور توپین رہگئین پلٹن سوار ان

ہندوستانی

هندوستانی پیاده هوکر خوب تلوارین ماریں که حریفونکو هٹا دیا
پلٹن نی بهی یهه دیکهه کر بهری اور باڑ ماری اور چهه توپ کا گراب چلا
لیکن غلزیون نی بهی ڈاڑهیان مونهه مین پکڑ کر ایسی لڑای کے
کر تین سو تلنگه اور پچاس سوار آتشی گوله انداز ماری گئی آخر شکست
لاچار هوکر پهاڑ پر چڑه گئی قندهار سی دو ترپ رساله کی اور پلٹن
بر وان کمک آئی غزنین مین سی آگی جا کی چار منزل مقام اندور مین
پهنچی که بیٹا نواب شمس الدین خان اسطی کرنی شبخون کی اور دیکهی فوج انگریزی
شام کی وقت معه تین هزار فوج کی آیا اور سوارونکو دو کوس پر چهوڑ کر
تن تنها پانچ سوارونسی بیچ فوج انگریزی کی آکر بازار بی وهشت کرتا تها
هرکارون نی فوج کی پهچان کر لارڈ صاحب کو اور جنرل صاحب کو خبر دی
اوسیوقت ایک ترپ اور دو کمپنی تیار هوکر گئی اور چار نفر قسی
گهیر لیا اور قید کیا اور فرزند میر والی بلخ کا که بهت بیمار تها کابل مین
حکیم لعل محمد کی گهر آیا حکیم موصوف نی بهت خاطرداری کی معالجه کیا
تین مهینی مین شفا هوی روانه بلخ کا هوا لاٹ صاحب دو منزل پهچانی گئی
اور بهت باهیان اوسکی تواضع مین جاگیر دیا اور بیٹا نواب نصیر یار خان

وزیر ہرات کا کابل مین آیا شیر زمان خان نام وہ وہین رہا جلدہ
اوسکی کابل مین ہی اوس سے ملا بعد وہ وہین کی لاٹ صاحب سے رخصت ہوکی
روانہ ہرات ہوا لاٹ صاحب دو منزل پہنچانی کو گئی اور مقام کر بس تواضع
کیا کہ یکایک شام کی وقت شاہزادہ عالی قدر تیمور شاہ معہ ہزار سوار
جانباز اور زنبورہا دہ ولایتی کہ کروانی کہلاتی ہین داخل فوج کی ہوئے
اکاون توپ سلامی اوترنی وقت چار گھڑی رات جانیکی دو ترب
ترکسوار دوڑ گئی کہ سواروں شمس الدین خان کیسی مقابلہ ہوا دو کوس پر
ایک بار تمنچونکی مار سی بہت آدمی اوسکی بسبب غفلت مارے گئی
آخر پہاڑون پر چلی گئی اور ایک قلعہ کہ نام اوسکا سروانی ہی حاکم وہانکا
سمند خان کہ تین منزل قلعہ سی شبخون کی واسطی آیا تہا گرفتار ہوا
فوج دو منزل پیچہی تہی کہ وہان باغات تحفہ اثمار خوشگوار اور نہرین
جاری تہلو اوس کا اوس جگہ سی ایک منزل آگی تہا عیاران طرار نی
خبر دی وقت شام کی کہ اسوقت اور پہاڑی اوسکی قلعہ مین سوتی ہونگی
ایسی دم کوچ کیجئی چنانچہ اوسیوقت کوچ ہوا نصف شب تک چلی
جاتی تہی ہرکارو نی کہا کہ قلعہ ابہی بہت دور ہی کہنی ہرکارون کی تنی

توپ اور پلٹن ایک ترب اوسی جگہہ چہوڑا اور اکاڑہی کی طرف کو
ہشیار کرکی باکین اوٹہائین بعد دیر پہر کی پہنچی گہڑیکی پہنچی جرنیل صاحب
کہ سنا تہہ تہی سبکو گہوڑون پرسی اوتارا ایک ایک آدمی تین تین
گہوڑی پکڑ کر باقی سپاہیون کو اندر قلعہ کی لیگئی قلعہ خالی تہا روشن خان
بہاگا اوسکا بہائی ایک چارپائی پر پڑا تہا اوسکو گرفتار کیا اور قریب
پانچ سو عورت کی قلعہ مین تہین اونکو حکم ہوا کہ سب اسباب اپنا
قلعہ سی لیکر نکل جاو قلعہ کو باروت بچہوا کی اوڑا دیا وہاں سی ہٹ کر
پندرہ ۱۵ کوس قلعہ نکرو کی نزدیک نو کوس پر ڈیرا کیا سردار وہان کا
سلطان محمد خان کہ مالک چودہ قلعون کا تہا اوسکو فرمان شاہزادہ
تیمور شاہ صادر ہوا کہ اگر سلامتی اپنی اور خوشنودی حضور کی چاہتا ہی
آستان بوسی کرو کر نہ اپنی سزا کو پہنچی گا اوسنی ششوائی نکی دو بیٹی
شمس الدین خان کی گرفتار ہوئی اور دوس بیٹی اوسکی قلعہ نکرو رسی
قلات کو چلی گئی حال قلات کا یہہ ہی کہ جسدن فوج نی کابل و قندہار سے
کوچ کیا اور ایک پلٹن سالکوت سی آئی سب مقام نکرو رمین جمع
ہوگئی پہیرون رہی پانچ ہزار غلزی نواح گڑ ورمین نمودار ہوئی اور سپاہی

تیار ہو گئی مقابلہ ہوا توپ بندوق خوب چلی چار گہڑی دن رہی
غلزیون نی تلوارین کہینچکر ڈاڑہیان موتہہ مین دابکی کدید ہو گئی کہ فوج
شاہی اور انگریزی توپین چہوڑ کر تین کوس بہاگی مگر شاہزادہ تیمور شاہ
اپنی جگہ سی ایکدم پیچہی نہ ہٹا اور بارہ آدمی ہاتہہ تلوارون سی مارے
سوارونمنی یہہ حال دیکہکر گہوری چہوڑ دئی اور اوتر کر یہہ باڑین اور تلوارین
مارین کہ دفترونمین اونکی تعریف لکہی گئی تین سو غلزی مارے گئی اور بہت
بہاگ کی پہاڑون پر چڑہ گئی پلٹن نی پہر کی توپین لیان اور پانچ کوس
پہکر دہانسی ویرہ کیا پانچ مقام کئی اور قلعہ کو بنیاد سی اوکہاڑ کر
پہینکدیا چہٹی روز سبکا کوچ اپنی اپنی مقام کو ہوا فرزند سلطان محمد
خان آکر قدمبوس شاہزادہ ہوا بہت عزت کی اور خلعت دیا اور حضور
بادشاہ مین اپنی ساتہہ لیجاکر قدمبوس کروایا اور خطا معاف ہوئی
دس روز کی بعد رخصت ہو کر اپنی باپ پاس گیا وہ نہیتی آرام سی
گذری تہی کہ خبر آئی دوست محمد خان کو ایک
سوداگر نی کہا تہا کہ ان دوست محمد خانکو دس ہزار روپیہ دئی اور
امیر کو نکالا محمد اکبر خان فرزند امیر عار فرار قبول نہ کی ہر چند امیر نی کہا

کر چلو موقع وقت کا یہی ہی اور کہا کہ مجہی یہاں کنی سی مرنا بہتر ہی
امیر وہان سی نکلا بادشاہ شہر سبز کی پاس آیا کہ اوس کا بہت
دوست تہا اوسنی بہت تواضع کی تین لاکہہ روپیہ نقد اور پانچ
ہزار سوار ساتہہ کیی امیر خدمت شاہ مردان شاہ علی سی رخصت ہوکر
بادشاہ شہر سبز نی کہا کہ تم عیال و اطفال اپنی میری پاس چہوڑ
جاو بخوبی اونکی حفاظت اور خبرگیری کرونگا اور تم بہ طمانیت
مخالفوں سی مقابلہ کرو امیر یہہ قرار کر کی بلخ مین آیا اور اپنی عیال
و اطفال سی ملکر بہت خوش ہوا دو مہینی کی بعد شاہ بلخ سی
رخصت ہوا چار سو غلام اور بیٹی بہی سب ساتہہ ہوئی عبد الجبار خان
کہ آوارہ اور پریشان پہرتی تہی یہاں ایکی خدمت مین مشرف ہوئی
امیر نی خاطرداری یہاں کی بہت کی اور کہا کہ اگر عیال و اطفال کو
بحفاظت تم شہر سبز مین پہنچادو تو مین خاطر جمع سی تدبیر لڑائی کو
کرون جبار خان نی قبول کیا امیر نی زاد راہ درست کر کی قبایل کو
روانہ شہر سبز کیا اور آپ بلخ مین ٹہیرا کہ خبر خیریت کی آجاوی
اثنای راہ مین سی بادشاہ اور جبار خان انکی ہم سی سازش کر کی اور سبکو

ساتهه لیکر بامید بهبود اپنی کی غزنین کو روانه هوا که حضور بادشاه سی
ایک بهاری خلعت اور سرکار انگریزی سی امید واری پرورش کابل کو کیا
اور قبایل امیر کی پنجه بادشاه اور انگریزون مین گرفتار کروادی یهانسی
دو ضرب توپ و ترب رساله و دوسری کی اور هزار سوار ساتهه اونکی
دیگر قلعه غزنین مین بهیجدیا که وهان قید رهین پهر کسی نی جبار خانکو
نه پوچها که کون سگ پلید هی یهه خبر جو دوست محمد خان کو پهنچی
که عیال و اطفال تمهاری بسبب فطرت جبار خان قید هوئی محمد دوستخان نی
اس خبر کی امیر نی دستار سر سی پهینک دی اور زار زار رویا
اور فرمایا حیف هی مین جیتا رهون اور اهل عیال یون قید هوجائین
اس زندگی سی مرنا بهتر هی یهه کهکر اور فاتحه پڑهکر بلخ سی
طرف بامیان کی کوچ کیا جب بامیان مین آیا فوج بامیان سی
مقابله هوا بولڑا اینان لاٹ واکر صاحب خوب لڑی اور پلٹن
لوک اور ایک توپخانه تیسری پلٹن بادشاهی واسطی کمک کی
کابل سی گئی که ایک لڑائی امیر کی فوج نی هاری اور ایک توپ
برنجی هشت پهلو معه خیمی لورویره اور اونٹ لوٹ مین آئی اور ایک هزار

آدمی جانفشانی کا

آدمی طرفین کا مارا گیا بعد چار دن کی میر پانچ سو سوار سے پھر
مقابل فوج سے ہوا اور ایسی تلوار ماریں کہ سولہہ کوس فوج بھاگی
اور تاب لڑائیکی کسیمین نہی اور تمام اسباب میر کی ہاتہہ لگا مگر تولا کہہ
روپیہ کہ اوسوقت خزانہ کمپنی مین تھا جب صاحبان فرنگستان نی
دیکھا کہ لڑائی بگڑی اور خزانہ نہین چل سکتا اگر حریف کی ہاتہہ آیا
تو اوسکی بہت قوت ہو جایگی اسلئی تمام خزانہ کو دریا مین ڈال دیا
اس حادثہ سی فوج انگریزی مین ایسی وحشت ہوئی کہ امیر دوست
محمد خان بھی سو کوس کابل سی تہا رعشہ بادشاہ کی جسم مین پڑ گیا
اور محل اپنا چھوڑ کر باغ شاہی مین رات کو رہا اور ایک نقب زیر تخت
سی پوشیدہ کہدوائی اور تیاری بھاگنی کی کی کہ ایک عربی گھوڑا
سواری کا اوپر دروازہ بیرونی نقب کے کھڑا کیا اور آپ تیار
ہو کر واسطی تجربہ کی نقب مین گہسی اور اودھر نکل کر گھوڑی پر سوار
ہوتی تہی کہ لاٹ صاحب کو خبر ہوئی کہ شاہ نقب کے راہ بھاگی جاتی ہین
اوسیوقت لاٹ صاحب اور کرنیل صاحب دو کمپنی تلنگہ پلٹن کی ساتھ
لیکر سرنگ مین شاہ کی پیچھی گئی باہر نکل کر دیکھا کہ شاہ کھڑی ہین

اراده بہاگنی کا بہت سا سمجھا یا اور خاطر جمع کی اور بہیر لای دو پلٹن رکہتی ہین

اور دو ہزار سوار جان باز کو حکم دیا کہ اندر قلعہ کی رہو اور حفاظت شاہ کی

کرو اور ایک پلٹن لیفٹ کورتی کورہ اور ایک پلٹن بلمنٹیر اور دو ترپ

ترک سوار وسطی راہ بند کرنی دوست محمد خانکی طرف کوہ ہندوکش کی

روانہ کیی کہ تہیتس ۳۶ کوس کابل سی ہی جرنیل سیل صاحب کمانیر ہو کر کئی

تیسری دن داخل مقام چاریکار ہوی وہ مقام بسبب افراط

آبشار و ہزہ خوشگوار اور میوہ گونا گون ایک بہشت کا نمونہ ہی انگور

مانند لیمو اور سیب چکوترہ کی برابر خربوزہ اور سردہ نارنج

چار سیر کا اور ارزان سردہ اسقدر کہ یہانتک کہانیکی طاقت نہین

ہوتی گویا دانت کر بڑین گی اور زردشفتالو اور ناشپاتی انار نارنج

ہر ایک خوب پانچ کوس وہان ایک پہاڑ ہی ریگ رواں کا تمام دن

پہاڑ پر سی ریگ گرتا ہی اور شام سی صبح تک وہی ریگ اوپر

چڑہ تا ہی اور بیس ۲۰ قدم اوسکی چہوٹا سا ایک غار ہی نہایت

تاریک موتہہ اوسکا ایک گز مربع اوسمین سی ہر وقت آواز

نوبت کی آتی ہی کہ ایسی کہین نہین سُنی اور پانچ پانچ چہہ چہہ کوس تک

کر داو دکی

گرد اوسکی آبادی ہی نہین ایک شخص چارکار کی رہنی والی سی مین نی پوچھا
کہ یہہ کیا اسرار غیب ہی اوسنی کہا کہ نوبت خانہ امام مہندی کا
یہہ مشہور ہی اوسدن رات کو وہان ہی صبح کو کوچ کیا چاریکار سی
۱۲ سولہہ کوس کوہ ہندوکش کہ جہان اجہان برف سی ڈہکی ہی مع فوج
مرکیا ہی وہان ڈیرہ ہوا خواص اوس پہاڑ کا ہی کہ اگر نقارہ بجی
یا بندوق چلی یا کچھہ بڑی آواز سی چلاوی برف صدا مین
گرنی لگتی ہی عجب طلسمات ہی اور اوسی پہاڑ کو زندان سلیمان کہتی ہین
لاٹ صاحب جرنیل کاٹن صاحب ابٹ صاحب کرنیلی صاحب سالیٹ
صاحب فریزر صاحب صندل صاحب مع تیئس سوار وکئی پیادہ پا
اوس پہاڑ پر چڑہی اور زمین اوپر بہت ہموار اور صاف دیکھی مگر یہہ
نہ معلوم ہوا کہ برف کس سبب سی گرتی ہی وہان سی اتر آئی اور بیس روز کی
عرصہ مین تیرہ ۱۳ لڑائیان امیر دوست محمد خان سی ہوئین اور شکست پر
شکست کہائی اور پس باہوئی فوج نیم جان اور سراسیمہ
اور بی اسباب چارکار مین پہنچی اور ایک پلٹن بڈہ بٹن گورہ اور ہزار
سوار اندر سین صاحب کی مع میکہہ زین چارکار مین آئی اور نواب

دوست محمد خان تعاقب انکا کرتا ہوا تین کوس پر میدان میر مسجدی
کی گڈہی پر ٹہیرا اوہ نو کوس ہماری فوج سی تہی بسبب فوج متفق
ہو کر روانہ میر مسجدی کی گڈہی کی ہوئی دو کوس فرق سی ڈیرہ کیا
جمع چار طرف سی گڈہی کو گہیر لڑائی توپ و بندوق کی شروع ہوئی
چودہ سو گولہ ایک دیوار گڈہی پر ماری مگر دیوار نگری دو روز تک
یہہ لڑائی ہی تیسری روز حملہ ہوا میر مسجدی نی دو روز تک تین
حملہ ماری اور بہت مردانگی سی لڑا ایک سپاہی بندوقچی اوس
گڈہی مین تہا کہ سامنی زد گولہ دیوار پر سی گولیان لگاتا تہا اور ہر
گولی مین ایک آدمی مارتا تہا ایک سو سترہ آدمی اوسکی گولیون سی
ماری گئی آخر سہ پہر کو وہ گڈہی سی نکلا اور باہر آنکر پیچہی ایک
تعویذ قبر کی کہڑا ہوا گولیان مارکر توپ کو بند کر دیا گتیان پر بصیاب خشب
آئی کہ توپ ایک دو ہٹنی اور ایک ہاتہی طرف سی لگا کر اور شکست
باندہ کر دو گولہ اوس پر ماری کہ وہ غریب چہد کر رہ گیا جورو
اوسکی کہڑی تہی باہر آئی اوسکی لاش اور ہتہیار اوٹہا کر لیگئی
دو گہڑی رات گئی وہ سب لوگ گڈہی سی باہر نکل گئی اور کسینی

اونکو

68

اونکو نرو کا جلیح کو امیر دوست محمد خان سی مقابلہ ہوا ایسا تیر ولاور تہا
کہ ایک ہزار آدمی کو میدان مین مارا اور شام کو پہاڑ پر رہا چار دن تک
بہت زور شور سی لڑائی رہی پانچوین دن امیر دوست محمد خان
ایک سو سوار سی خانگی گڈہی مین گئی فوج نی گڈہی کو جا کر گہیرا تین دن
گڈہی خوب لڑی کہ ایک ہزار آٹہہ سو گولہ مارا تیسری انی خانگی گڈہی کو
خالی کر گیا خبر آئی کہ امیر دوست محمد خان پہاڑ سی اوترا اور اسی
سوار سی گہوڑی فوج مین ملائی پچاس جوان کو مارا اور نکل گیا تین سوار
اوسکی جان سی ماری گئی اونکو چہوڑا اور زخمیو نکو اوٹہا لیگیا آٹہہ
لڑائیان اسیطرح لڑا فوج کا یہہ حال ہوا کہ خواب مین نام سی امیر کی چونک
پڑتی تہی اور تعاقب کا تو کیا مقدور بارہ روز بعد پہر ایک پہاڑ مین
جا گہیرا پچاس سوار اوسکی ساتہہ رہتی تہی تمام رات گہرا رہا فجر کی وقت
نماز پڑہ کی سوار ہوا فاتحہ خیر پڑہی اور تلوار کہینچ کر فوج مین در آیا
سو آدمی مار کی گوری کی پلٹن کو چیر کی نکل گیا اور ایک پہاڑ کی
جا رہا امیر ایسا بہادر تہا کہ اگر تنہا پانچ یا دس بیس سوار سی تہا
تو بہی ہزار آدمی پر بہاری تہا اور اوسی کچہہ اندیشہ نہ تہا دس پانچ

آدمی فوج کہیں آتا دو چار کو مار کر زخمی کر کی چلا جاتا ایک روز
عبد السبحان خان که سردار آٹھ قلعہ کا تہا اور دس ہزار سوار پیادہ
ہمراہ رکہتا تہا معہ پندرہ سواروں کی ساتہہ پہنچی محمد کاظم خان
علی شیر خان بہادر خان اکرم خان شمس الدین خان عنایت اللہ خان
محمد نعیم خان اور ساتہہ سپاہی ہندوستانی ساتہہ تہی امیر چلا گیا
عبد السبحان خان نی بہت تعظیم اور تواضع کی قلعہ میں لیگیا اور عبد الغنی خان کی
اور محمد سعید خان بہائی اپنی کو جرنیل سیل صاحب کی اور لاٹ صاحب کی
پاس بہیجا کہ اگر اب دوست محمد خان کو پکڑنا منظور ہی تو اس وقت
وہ ہماری قلعہ میں معہ بیٹوں موجود ہی اور جو حکم بادشاہ اور لاٹ
صاحب اشتہار ہوا ہی کہ جو دوست محمد خانکو پکڑ لائی گا دو لاکہہ روپیہ
انعام پاوی کا مرحمت ہوں تا صاحب نی محمد سعید خانکی بہت خاطرداری
کی اور ساتہہ لیا اور موافق دو رکی کوچ کیا اوس قلعہ کو چار پلٹن نی
چار طرفسی کہیر لیا پہاڑ پہر کر تین توپ کر اپ بہر کر لگا دیں
اور دو دو سو سوار ہر پلٹن کی پیچھی کہڑی ہوئی اوسوقت امیر دوست
محمد خان کہانی پر بیٹہی تہی ایک لقمہ اوٹہایا تہا کہ ایک رفیق نی

نواب صاحب سی کہا کہ آپ کہانا کہاتی ہین دشمن نی آلیا اور قلعہ کو
گہیر لیا یہہ سنکر ہات کہانی سی کہینچا اور اوٹہہ کر دیکہا کہ چارون
طرف سی فوج نی قلعہ کو گہیرا ہی یہہ دیکہکر عبد السبحان خانکو کہا کہ او کافر
یہہ کیا بی ایمانی ہی تلوار کہینچ کر ایک ہات مارا کہ اوسکی دو ٹکڑی ہوی
اور اندر زنانہ کی جاکی پینتالیس [۴۵] آدمی خورد و بزرگ اوسکی گہرکی مار ڈالی
محمد سعید خان جو ہماری فوج مین تہا بچ رہا نواب صاحب گہوڑون پر
سوار ہوکر فاتحہ خیر پڑہ کر دروازہ سی باہر ہوی تمام فوج باڑ بہری
کہڑی تہی کہ جو وقت کہ وہ اندر سی نظر آیا سبکی اوسان جاتی رہی
اور انکہین جہپک گئین اور وہ درمیان سی نکلا چلا گیا اور سامنی آیا
ایک ہات تہہ مارا پہر ایک پہاڑ پر جا بیٹہا وقت شام کی کہ فوج لشکر
پہر آئی نوابصاحب نی کسی جگہہ رات گذاری میر سجدی نی ایک ہزار
آدمی لیکی واسطی شبخون کی فوج انگریزی پر آیا اور آتی ہی ایک باڑ
ماری کہ تمام فوج گہبرا گئی اور عجب حالت ہوئی پلٹن مین ایک صوبہ دار
اور ایک حوالہ دار اور ایک نایک اور چوالیس [۴۴] سپاہی اونہون نی
خوب روکا اور بڑی دلاوری سی لڑی بارہ [۱۲] سپاہی اور ایک حوالہ دار

71

اور ایک نایک زیرکارونکا ایسی لڑی کہ اونکو آکی آنی ندیا پہر کی
بعد کہ ساری فوج مستعد کمر باندہ کی ہوئی میر مسجدی پہر چلا گیا اور پہاڑ پر
چڑہ گیا سمد خان رسالہ دار چہہ سو تلنگی اور دو خلاصی ماری گئی
جب میر مسجدی پہر کر چلا تو یہہ رسالہ دار اور کمپنی اونکی ستدراہ ہوئی
انہون نی ایک باڑ جہاڑی رسالہ دار اور سپاہی کر بڑی اور وہ چلی
گئی صبح کو خبر ہوئی کہ امیر دوست محمد خان پانچ ہزار سپاہی بندوقچی
اور تین ہزار سوار لیکر پہاڑ پر موجود ہی صاحبان عالی قدر بمجرد اس
خبر کی تمام فوج کو تیار کر کی واسطی مقابلہ امیر کی چلی فاصلہ تین کوس پر
ایک میدان وسیع مین صف آرا ہوئی اور پہر پہر تک دیکہتی رہی
کہ امیر کی طرف سی بلند ستی بہوئی کپتان فریزر صاحب نی جرنیل
سالٹا صاحب کہ کمان افسر ترکسواروں کی تہی کہا کہ تم سواروں کو لیکی
آگی جاؤ کہ امیر تمکو دیکہہ کر پہاڑ سی اوتری جرنیل نی نمانا بعد جرنیل
سیل صاحب نی سالٹا صاحب کو حکم دیا کہ تم دو پلٹن مین اسکو ورکی
کمان دو کرنیل حکم موافق پلٹون مین آگی اور کمان کہلی ایک سو اڑتالیس
ترک سوار پر کمانیر کیا فریزر صاحب نی سیل صاحب سی کہا کہ اگر تم

حکم ہو تو تین سو سوار لیجا کر حریف کو پہاڑ سی اوتار لاوین جرنیل
سیلی صاحب چپ ہو رہی جب پہر دون تا فریزر صاحب نی
جرنیل صاحب کو پہر کہا تب جرنیل صاحب بولی کہ مین حکم نہین دیتا
اگر خوشی تمہاری ہی تو جاو یہہ سنکی فریزر صاحب نی چارون توپونکو
ساتہہ لیکر میدان کو روانہ ہوئی ایک میل آگی چلی تہی کہ بہونسلی سکہہ
حوالہ دار نی میجر کو کہا کہ پچاس بندوق اور چوراسی تنچہ جو رسالہ مین
موجود ہین اگر حکم ہو تو سبکو بہر لین کہ اب مقابلہ لڑائی کا قریب ہی
کاٹن صاحب نی کہا چپ رہو سرکار کا باروت گولہ خراب مکرو
مین ارادہ کرتا ہون کہ اوسکو ہاتہہ سی جیتا پکڑونگا تہوڑی دیر کی بعد
ستار خان صوبہ دار نی کہا کہ پستول اور بندوق بہر لینی ضرور ہین
صاحب بولا کچہہ مت کہو ہم نہین سننی کا پہر صوبہ دار نی کپتان اسٹی صاحب
اور کرسٹین صاحب اور جیٹن ہابیٹ صاحب سی کہا کہ تم صاحب سی کہو
صاحب ہمارا کہنا نہین مانتا سب صاحبون نی کہا تم ہرگز نہین کہین کی
کہ وہ افسر کمان ہی اس عرصہ مین اور نزدیک ہوئی کہ امیر دوست محمد خان
نی تین ہزار سوار ساتہہ لیکر اور ایک نشان [illegible] کہول کر پہاڑ کی نیچی اوترا

اور سامنی آیا فریزر صاحب نی حکم دیا کہ سب تلوارین کہینچ لو موافق
حاکم کی شمشیرین علم کر لین کہوڑی سی اوٹہا نی اودہر نواب دوست محمد
خان نی فاتحہ خیر پڑہ کر اور تلوارین کہینچکر سیدہا آیا ایکدم مین
آغنٹ پٹ ہو گئی فریزر صاحب اور امیر کا مقابلہ ہوا کہ دوست
محمد خانکی کہوڑی کا مونہہ فریزر صاحب کی ران پر اور فریزر صاحب کی
کہوڑی کا گلا امیر کی ران پر تہا کہ امیر نی آواز دی کہ السلام علیکم
کسی نی بخوف فریزر صاحب جواب نہ دیا لیکن صلابت خان
حوالدار نی کہا کہ وعلیکم السلام صاحب نی پہر دیکہا اور کہا صاحب
ہم ہو تمکو سمجہہ لیوین گی پہر نواب صاحب نی کہا کہ سردار کلان از شما
کدام است حمید بخش حوالدار نی کپتان کو کہا کہ نواب بڑی سردار کو
پوچہتی ہین صاحب نی جواب نہ دیا اور ایک ہاتہہ کرچ کا نواب صاحب پر
بڑی زور سی مارا اور کہا کہ ہم ہین بڑی سردار نواب صاحب نی
وہ ہات خالی دیا صاحب نی پہر ہول ماری وہ بہی خالی دی تیسرا وار
پہر کپتان نی کیا نواب صاحب نی اوسکو بچا کر ایک ہات مارا کہ فریزر صاحب کا
ہاتہہ قلم ہو گیا اور تلوار گر پڑی صاحب نی کہوڑا پہیرا نواب صاحب نی

74

کہا کہ سردار کلان ہستی وزار جناب میکر نیر ہی یہہ کہکر ایک اور ہات
صاحب کی پشت پر مارا کہ صاحب بی اختیار ہوکر بہاگا کہ پہر پچہا
پہر کر ندیکہا بن ستی صاحب گہوڑا بڑا کر فریزر صاحب کی جگہ پر آئی
سر کہ میر اونکا تہا اور تلوار دونو طرف سی چلنی لگی فضل محمد خان نی ایک
تلوار بن ستی صاحب کی مونہہ پر ماری گہوڑی سی گر پڑی غلام محمد خان
حوالدار اور غلام حمد خان سپاہی میر امام بخش شیخ فقیر اللہ گہوڑونسی
کودی اور اونکو بچایا امام بخش نا یک نے کہا کہ میری گہوڑی پر چہڑو
کہا کہ ہمارا گہوڑا لاو کہ ایک گولی میر امام بخش کی پیشانی پر لگی اور وہ
مر گیا اور آدمی گہوڑا پکڑ لائی کپتان سوار ہوا اور بہاگا علی شیر خان
فرزند امیر نی ایک ہاتہہ کرسٹین صاحب کی مارا کہ سر اونکا دہڑ سی الگ
ہو گیا ڈاکٹر میکدنبر صاحب آگی ہوئی گہور سی گرا شیخ پیر بخش نی اوسکو
اپنی پیچہی چڑہا کر لی بہاگا ڈاکٹر صاحب نی عوض اوس جان بچانی کی
تیس روپیہ اوسی انعام دی لاٹ صاحب ڈاکٹر صاحب سوار ہو ونکی
تسلی کر رہی تہی کہ ایک جوانی قرابین اون پر چہوڑی چار گولیان
پار ہو گئین وہ بہی ماری گئی صندلی صاحب زخم تلوار کی کہا کر ماری گئی

کپتان اپنیر صاحب توپخانہ والی نی جرنیل سیلصاحب سی کہا
کہ ترک سواروں سی لڑائی ہوئی اور وہ بسیت پا ہوتی ہی تمہاری پاس
چار پلٹین ہین اور دو ہزار ترک سوار اونکی مدد کرو جرنیل نی کہا
کہ ہمنی اوسکو نہین بہیجا تہا وہ اپنی خوشی گیا تہا حکم نہ مانا سزا ملی
مگر بہیجا اپنیر صاحب دو توپ لیکر طرف دوست محمد خانکی دوڑی
اور دو تین گولی ماری ایک گہوڑیکا پانو اوڑ گیا دوست محمد خان
پہر خاطر جمعی پہاڑ پر چلا گیا فوج تمام صف باندہی شام تک کہڑی رہی
آگی نجا سکی اس لڑائی مین پندرہ ترکسوار اور چار صوبہ دار ماری گئی
شمشیر خان صوبہ دار اور بائیس سپاہی زخمی ہوئی دو گہڑی رات گئی
فوج نی ڈیرہ کیا اور کمر کہولی دوست محمد خان نی پہاڑ سی نیچی اکر
آرام کیا اور علی الصباح دو سوار ساتہہ لیکر وہان سی چلا گیا
اور کابل مین قریب شام پہنچا لاٹ صاحب ہوا کہا کر اپنی کوٹہی کو
جاتی تہی درمیان سڑک کی نوابصاحب سی ملاقات ہوئی اور ایک
کاغذ مین کچہہ لکہا ہوا نوابصاحب نی لاٹ صاحب کو دیا لاٹ صاحب
کاغذ کو دیکہہ کر گہوڑی پر سی کودی نوابصاحب سی ملاقات کی

اور بہت

اور بہت خوش ہو کر اپنی ساتھہ کوٹھی مین لائی اور کرسی اپنی
ہاتھہ سی لا کر بچھائی اور اوسپر بٹھایا تمام فوج مین اس خبر
فرحت اثر سی کمال خوشی ہوئی آدھی رات تک تمام صاحبان نی
نوابصاحب سی ملاقات کی اور ایک ڈیرہ بہت بڑا عمدہ واسطی
آرام امیر کی باغ مین متصل کوٹھی لاٹصاحب کی استادہ ہوا اور سب
اسباب پلنگ فرش لوازمہ ضروریات حاضر ہوا اور لارنس
صاحب واسطی خدمت کی تعین ہوئی اوٹھہ نی وقت نوابصاحب نی
تلوار اپنی کمر سی کہولکی لاٹصاحب کو دی اور کہا کہ اب تک ہمنی
یہہ تلوار باندہی اب تم لو اور باندہو لاٹ صاحب نی اونکی ہاتھہ سی لی
اور اپنی ہات سی بمنت تمام زبردستی سی نوابکی کمر مین باندہی
اور کہا کہ اب تک آپ نی اپنی خوشی باندہی اور اب بادشاہ
انگلستان کی طرفسی باندہو بعد اس گفتگو کی نوابصاحب اپنی
خیمہ مین آئی کہ پانچ خوان کہانی کی اور چار خوان میوہ کی بادشاہ کی
سرکار سی واسطی امیر کی آئی لارنس صاحب نی عرض کی
کہ خاصہ بادشاہی آپکی واسطی حاضر ہی کہا کہ پہیر دو ہر چند صاحب نی

عرض کی سمانا تہوڑی دیر بعد تین خوان طعام اور دو خوان میوہ کی
شیرین خان نی بہیجی لارڈ صاحب نی عرض کی حکم ہوا کہ آنی دو
دستر خوان بچہا کہانا کہایا آرام کیا صبح جہٹی جرنیل صاحب کی
واسطی طلب سیل صاحب آئی اور تمام فوج کوچ کر کی داخل کابل
ہوئی اور ہزار سوار رسالہ جانباز کا واسطی لانی عیال و اطفال
نواب صاحب کی کہ غزنین میں قید تہی روانہ ہوئی بعد ایک مہینی کی
سب لواحق نواب صاحب کی بائیس فرزند اور شاہزادہ بہانجی اور تیرہ
بہتیجی اور اونیس پوتی اور چار سو غلام اور شاہزادی تین سو کنیز سب
گیارہ سو پندرہ آدمی آئی اور نواب صاحب سی قدمبوس ہوئی
اور خوش ہوئی حکم ہوا کہ امیر دوست محمد خان لدہیانہ میں جا کر رہیں گی
پلٹن گورا کلاک اور پلٹن تہنیس اور رسالہ دو ہزار ترک سوار و تکشا
اور توپخانہ ہانسی بڑی مستعد واسطی ہمراہی نواب صاحب کی ہوا
لارڈ صاحب نی بارہا فرمایا کہ آپ شاہ سی ملاقات کیجی امیر نی نہ مانا
امیر دوست محمد خان نی ساتہہ اس فوج کی کابل سی کوچ کیا بادشاہ نی
فرمایا کہ امیر سی کہہ دو قبایل اپنی یہاں چہوڑ جاو اونکی بہت خبرگیری

کرونگا

کرونگا تو الصاحب نی لاٹ صاحب سی کہا میرا ایک آدمی بہی
کابل مین نہین رہنی کا اور مجکو بادشاہ کا کہنا ہرگز منظور نہین اور
نہ ملاقات کرونگا یہہ کہکر مع سب متعلقان اسی تاریخ بارہوین
ماہ نوامبر سنہ ۴۰ عیسوی کابل سی کوچ کیا اور جلال آباد مین آئی
جلال آباد مکان بہت اچہا اور جزائی فراہی دیڑہ کوس کی
عرصہ جلال آباد سی ایک زیارت شاہ مردان اور روضہ بہت
خوب گرد اوسکی باغ سبز اور حوض ہا سی کوچ کرکی درہ خیبر
مین آئی روپیہ فی نفر مقرری بہجی طرہ باز خان کو دیا اوسنی سبکو
حفاظت سی جمرود پہنچایا علی مسجد کی زیارت کی کہ جناب علی
علیہ السلام وہان تشریف لائی تہی اور چبوترہ پتہر کا باندہ کی
اوسپر حضرت نی نماز پڑہی تہی اب صاحبان عالیشان نی گرد
اوسکی بڑا چبوترہ خوب پختہ بنایا اور مسجد پختہ نو احداث کی ہی
ایک گنبذ موافق مقبرہ ہمایونکی بنا ہی اور باہر اوسکی ایک
چبوترہ بڑا کہ جسپر سو آدمی بیٹہن بنایا ہی اور میکسین صاحب نی
کہ وہان کا بڑا صاحب ہی ایک کوٹہی بنائی ہی اور جب کہ حضرت

علی علیه السلام وهان تشریف لائی تهی گرمی بشدت تهی اور پانی
نه تها حضرت نی نیکهاهانکا سینی ندیا اور ولدل پیاسا تها حضرت نی
الله و اکبر کهکر ایک برچها پهاڑ مین مارا ایک سوراخ باره گره کا
مربع هوگیا اوسکی اندر سی ایسی هوا آتی هی که اگر اوسکی مقابله لشکر کا
دیرا هو تو وه پتهر تک البته وه هوا کهانی پکانی دیتی هی اور بعد دو پهر کی
اس شدت سی چلتی هی که دیره اور خیمه گر پڑتی هین اگر هزار طرح سی
مینخین مضبوط هون تو بهی نهین ٹهیرین اور آگ کا جلنا اور روٹی پکانا
ممکن نهین اور ایک ندی وهین سی نکلی هی که پانی بهت شیرین اور خوشگوار
اور پانچ کوس علی مسجد سی ایک پهاڑ پر قلعه هی اوسکو قلعه کافر کهتی هین
اوسکی اندر ایک دیو تها حضرت نی ولدل کو باندهکی اوس قلعه کو
فتح کیا ولدل نی وهان پیشاب کیا اوسکی نشانی ایک موی جو وهی
ایک سفید لکیر نبد هی هی پهر علی مسجد سی کوچ کرکی جمرود هوکر پشاور مین
شکر خدا کا کیا دو پلٹن اور ایک رساله پانچوان اور ایک توپخانه اودهر سی
جاتا تها وه بهی وهان بلا اتنی فوج کی آمد و رفت مین شیر سنگه نی بائیس [22]
لاکهه روپیه پامالیکا لیا که ایک خرمهره کا نقصان نهوا تها ناچار سرکار

78
79

شہر پشاور خوب آباد ہی آدمی ہندوستانی اور ولایتی

امیر اشراف رہتی ہین ایک کوہٹی اور چار بازار اویطبلہ صاحب وہاںکی

حاکم نی بنایا ہی اویطابلہ صاحب نی چہہ روز فوج کو رکہا یہہ خبر

راجہ شیر سنگہ کو پہنچی کہ اویطابلہ صاحب نی چہہ روز تک فوج انگریزیکو

مہمان رکہا اور ضیافت کی حکم راجہ صاحب تمام سروپ سنگہ اور چین سنگہ

کہ چودہ پلٹن اور بائیس ہزار سوار کی جرنیل مین آیا کہ فوج انگریزی کو

ایک مقام سی زیادہ نکرنی دیا اور اویطابلہ صاحب نی جو چہہ مقام

کروائی تو اوسپر چہہ لاکہہ روپیہ جرمانہ ہوا ہی داخل سرکار کی کری

والا نہ اوسکو قید کر کی بہیجو اور اگر کچہہ غدر کری اوسکا سر کاٹ کی

یہان ارسال کرو بمجرد صدور اس حکم کی سروپ سنگہ معہ دو پلٹن کی سوار

ہوکر اوسکی کوہٹی پر گیا اور حکم راجہ کا سنایا سنتی ہی اوسکی حواس

اوڑ گئی فوراً چہہ لاکہہ روپیہ حاضر کیا اور کہا کہ مین بندہ فرمان بردار ہون

سر و جان دونو حاضر ہین اور اوسیوقت ہٹیاک دو پہر تہی اور صاحب

لوگ بہت عذر کرتی تہی مگر ایک نہ مانا اور کوچ کروا دیا ہر چند

کہ اوس دن بڑا دن تہا لیکن کوئی عذر قبول نکیا

شہر پشاور کی نواح مین پانی نہر کا خیبر سے آتا ہی مہاراجہ صاحب نی
کئی ہزار روپیہ پانیکا محصول خان بہادر خان سردار درہ کو دی ہی کہ تمام
پشاور اوس نہر سے سیراب ہوتی ہی وہان سے اول بندی آئین آئی
جو وہ سنگہ دس ہزار سوار کا سردار وہان کا حاکم ہی کہ راجہ شیر سنگہ سے
قرابت رکہتا ہی محمد امین خان چار پلٹن اور چوبیس ضرب توپ سے
قلعہ کی آگی چہاونی رکہتا ہی اور آٹہہ توپ معہ بہت سے سامان کی
دروازہ پر لگی ہین وہ سردار دو گہوڑی ولایتی اور ہزار روپیہ ضیافت
امیر دوست محمد خان کی لایا ہرچند امیر نی عذر کیا وہ ایک منزل تک
ساتہہ آیا اور اپنا بخشش دی گیا وہان سے خیر آباد کہ کنارہ
دریای سندہ کی ہی آئی قلعہ اٹک کا کنارہ پر دریا کی بہت خوب
اور محکم سامان جنگی سے آمادہ سنگ سرخ سے تعمیر کیا ہی شہر بہت آباد
رعیت مالدار گویا کہ ان دونون قلعون کی اور شہر کی خندق دریای
سندہ ہی وہان سے کوچ کر دریای جہلم شہر رسول آباد کنارہ پر ہی
اور اب نام اوسکا رام نگری آئی وہان سے چل کی تیسری دن ہتیاس گڈہہ
کہ ایک قلعہ نہایت بڑا بارہ کوس کا ایک پہاڑ پر اور بیچ مین شہر اور

نیکی

کهتی اور پانی وہان بہت ہی اور دریای چناب اوسکی نیچی سی
گذرتا ہی اور زیارت مزارات اولیا بہت ہین مروان خان وہانکا
حاکم ہی ملاقات امیر کی واسطی آیا اور دو ہزار روپیہ اور دو گہوڑی
اور دو دو شالہ نذر کئی نواب صاحب نی ہر چند منع کیا اوسنی بہت منت کی
اور نذر قبول کروائی اور خواب ضیافت کی وہانسی کوچ ہوکر اوپر
کنارہ دریای راوی کی شہر قصور مین آئی کہ وہ بستی افغانونکی ہی
سلطان محمد خان فرزند یار محمد خان جو کہ والی لاہور پاس ایک مدت سی
رفاقت مین ہی پانصد سوار سی ملنی کو آیا اور بہت سا روپیہ اور آٹهہ
گہوڑی اور ایک ہاتهی اور دو شالہ کمخواب کی تہان نذر کئی اور کہا کہ نواب صاحب
تم ان فرنگیون کا ساتهہ نکرو ہم تمکو معہ عیال و اطفال چہڑا لیتی ہین ہمنی جانا
اور تمکو خبر کی اسو اسطی کہ یہہ لوگ سوای فریب اور کچہہ نہین جانتی انکی
عہد و پیمان پر ہرگز اعتماد نہین چاہیی انجام کار بہتر نہین قید فرنگ مین
جاکر کوی زندہ نہین نکلا دوست محمد خان نی صلاح نہ مانا اور کہا کہ تم
اس مقدمہ مین کچہہ نکہو کہ مین اپنی خوشی سی جاتا ہون کچہہ ہمکو
ہمروانکی گرفتار نہین کیا راست ہی قول بزرگونکا صید را چون

قصور

اجل آید سوی صیاد رود   پہر اوسنی کہا کہ اپنی قبایل تو یہان

چہوڑو ساتہہ لیجانا بہتر نہین دیکہو آخر کار رونا کہا اوکی اور کچہہ علاج

نہ بن آئی کا نواب صاحب نی وہ بہی نہ مانا وہ نواب سلطان محمد خان

بڑی آدمی ہین سترہ لاکہہ روپیہ کی جاگیردار ہین اور بہت فوج

جرار مقدور سی زیادہ رکہتی ہین وہان سی کوچ کر کی فیروزپور مین

پہنچی اور مقام کر کی فیروزپور سی کوچ کیا اور داخل لدہیانہ ہوئی

اور عیال و اطفال بادشاہ شاہ شجاع کی اندر کوٹہی کی تہی اوس وقت

اوس کوٹہی مین سی باہر کئی اور دو پلٹن اور چار رسالہ سکندر صاحب کی

جبلیون بادشاہ کی ساتہہ کر کی روانہ ولایت کئی بعہ زمان شاہ کی

کہ اندہی ہین اور بہائی بڑی شاہ شجاع کی ہین بعد جانی اوسکی

اہل و عیال بعہ دوست محمد خان داخل حرم سرا کی ہوئی اور تمام فوج

کمپنی بہادر کی جو ساتہہ دوست محمد خانکی ولایت سی آئی تہی روانہ

کرنال ہوئی بعد تہوڑی دنکی کرنال مین آئی اور بخوبی تمام آرام کیا

داخل چہاونی کی ہوئی اور یہہ عاجز وہان سی رخصت ہو کر انگلسی لیکر

بخیریت تمام شاہجہان آباد مین آیا اور زیارت بزرگون کی کر کی

مغفرت

83

83

مغفرت بہنی کی دعا مانگی عرض بیچ خدمت جمیع سامعان کتاب کی

یہہ ہی کہ ساٹہہ ہزار فوج تینتیس ہزار بنگال حاطہ کی اور تینتیس ہزار

بنبئی حاطہ کی لڑائی پر گئی تہی سب ماری گئی ساٹہہ ہزار آدمی وہانسی

بچکر زندہ آئی اور باقی وہین مدفون ہوئی

S41-MB.

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

541

